ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور پاکستان

بانی

شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مسئول

مولانا عبید اللہ انور
امیر انجمن خدام الدین لاہور

مدیر اعلیٰ

مجاہد الحسینی

جمعیۃ علماء اسلام کا انتخابی نشان

کھجور کا درخت

۱۲ رمضان ۱۳۹۰ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۷۰ء

مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور پاکستان

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرمارہے تھے۔ کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ تو اللہ رب العزت اس پر اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے (مسلم)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُہُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ...وایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا۔ اور کہا حدیث حسن ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو گئی جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا۔ پھر بھی اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا ہے کہ حدیث حسن ہے۔

وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ" رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری قبر کو عید اور خوشی کی جگہ نہ بناؤ۔ اور مجھ پر درود بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں بھی ہو، ابو داؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

وَعَنْ فُضَالَۃَ ابْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ فِیْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یُمَجِّدِ اللّٰہَ تَعَالٰی، وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "عَجِلَ ہٰذَا"، ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ۔ اَوْ لِغَیْرِہٖ: "اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ سُبْحَانَہٗ وَالثَّنَاءِ عَلَیْہِ، ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ یَدْعُوْا بَعْدُ بِمَا شَاءَ"، رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا۔ کہ وہ اپنی نمازمیں دعا مانگ رہا تھا۔ مگر نہ تو اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ اور نہ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس شخص نے جلدی کی۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا یا اس کے علاوہ کسی اور سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے پروردگار سبحانہ وتعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء کے ساتھ ابتدا کرے۔ پھر اپنے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر اس کے بعد جو کچھ چاہے، دعا کرے (کیونکہ جب تک دعا سے پہلے اور بعد میں بھی درود نہ پڑھے گا۔ دعا قبول نہ ہوگی)، اس حدیث کو امام داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ حدیث صحیح ہے

وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ: اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابو محمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر سلام کس طرح بھیجا جائے۔ اس کو تو ہم نے جان لیا ہے۔ لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں آپ نے فرمایا یہ کلمات کہہ لیا کرو۔ (ترجمہ) کہ اے اللہ درود بھیج محمد اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، جس طرح درود بھیجا تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ برکت کر حضرت محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے برکت کی ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو ہے تعریف کیا گیا بزرگ (بخاری ومسلم)

حدیث

حدیث کیا ہے جناب رسولؐ کا ارشاد
کلام پاک کی تشریح دین کی بنیاد
رموز حکمت و خیر کثیر سے لبریز
معارف اور حقائق کی دلنشین روداد

(مصطفیٰ [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین لاہور

۱۲ رمضان ۱۳۹۰ھ
۱۳ نومبر ۱۹۷۰ء

جلد ۱۶
شمارہ ۲۶

فون نمبر ۶۷۵۴۵

مندرجات

جماعتِ اسلامی نے پھر بدعہدی کی

"ہُوا آخر وُہی جس بات کا مدّت سے کھٹکا تھا"

جب ہم اپنی قومی تاریخ کے اس باب پر نگاہ ڈالتے ہیں جس میں ان افراد کا تذکرہ موجود ہے جنہوں نے پُر اسرار مقاصد کی تکمیل یا ذاتی مفادات کے حصول کے لئے قوم اور وطن سے غدّاری کی تو ایسے مکروہ کردار کے افراد سے کوئی دَور بھی خالی نظر نہیں آتا ہے۔

قرونِ اولیٰ میں اس قسم کا گھناؤنا کردار بڑے بڑے منافقین ادا کر رہے تھے بعد میں مختلف لوگ پیدا ہوتے رہے حتیٰ کہ میر جعفر و صادق ایسے غدّارانِ قوم نے ملّتِ اسلامیہ کو وہ وہ نقصان پہنچائے کہ ان کی سنگینی سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ہماری تاریخ ملّی میں اس قسم کا گھناؤنا کردار مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا رہا ہے۔ قیامِ پاکستان کی تحریک شروع ہوئی تو انہوں نے "مسلمان اور سیاسی کشمکش" لکھ کر تحریکِ پاکستان کی پیٹھ میں چھُرا گھونپنے کی کوشش کی۔ آزادیٔ کشمیر کے لئے فیصلہ کُن جہاد شروع ہُوا تو اسے حرام قرار دے کر بے دلی اور مایوسیوں کے جال پھیلا دیے۔ ۱۹۵۳ء میں اسلامی نظام کے قیام اور عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ کے لئے ایشیائی تحریکوں میں سے سب سے بڑی تحریک کا دَور دَورہ ہُوا تو اس کے ساتھ غدّاری کر کے اتنی بڑی منظم تحریک کو ناکام بنانے کے لئے خواجہ ناظم الدین مرحوم وزیراعظم پاکستان کے ساتھ سازباز کی گئی جس کے نتیجہ میں خواجہ صاحب نے پارلیمنٹ میں ایک بیان دے کر تحریک تحفظ ختم نبوّت میں حصّہ لینے والے مختلف مسالک فکر کے دینی رہنماؤں اور پوری قوم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا کہ مودودی صاحب اور ان کے ساتھ چند دوسرے دینی رہنما اس تحریک سے علیحدگی اختیار کر گئے ہیں۔

مختلف ملّی اور قومی تحریکوں سے جماعتِ اسلامی اور اس کے سربراہ کی مسلسل غدّاری، بے وفائی اور عدم تعاون کے کردار کو پیشِ نگاہ رکھ کر آج پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ اور اسلامی متحدہ محاذ کے کنوینر نوابزادہ نصراللہ خاں کا یہ بیان بھی ملاحظہ فرمائیے کہ:-

"جماعت اسلامی کے چھوٹے موٹے لیڈروں سے میرا شکوہ نہیں خود امیرِ جماعت سیّد ابوالاعلیٰ مودودی صاحب سے گِلہ ہے کہ تحریکِ جمہوریت سے لے کر آج تک جس شخص نے ان کے ساتھ شانہ بشانہ کام کیا اور کسی مرحلہ میں بھی عدم تعاون کا ادنیٰ تصوّر بھی نہ آنے دیا۔ مودودی صاحب نے ان کے ساتھ بھی یہ سلوک کر کے ایک افسوسناک مثال قائم کی ہے۔"

نوابزادہ نصراللہ خاں صاحب کا شکوہ اپنی جگہ درست ہے انہیں واقعی بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے اور اس سلسلہ میں ہمیں ان سے پوری ہمدردی ہے لیکن اگر وہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا ماضی سامنے رکھیں اور مختلف تحریکات میں ان کے گھناؤنے کردار کا جائزہ لیں تو ان پر یہ حقیقت منکشف ہو گی کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا خمیر ہی "عدم تعاون اور علیحدگی پسندی" سے اٹھایا گیا ہے۔

جس شخص نے انبیاء علیہم السلام اور صحابۂ کرام سے وفا نہ کی وہ پی ڈی پی اور اسلامی متحدہ محاذ کے چند رہنماؤں کے ساتھ کس طرح وفا کر سکتے ہیں۔ وہ مختلف جماعتوں، تحریکوں اور افراد کو اپنے مقاصد کی تکمیل اور اپنی اغراض کے لئے استعمال تو کر سکتے ہیں لیکن

کوئی شخص ان سے یہ توقع رکھے کہ وہ بھی کسی نیک کام میں ان کے ساتھ تعاون یا شانہ بشانہ کام کریں گے ع

این خیال است و محال است و جنوں

نوابزادہ نصراللہ خاں اور ان کے رفقاء اسلامی متحدہ محاذ کے رہنماؤں کو آج بھی حالات کا صحیح جائزہ لے کر ان لوگوں کی تائید و حمایت کا فیصلہ کر لینا چاہیئے جو ایک عرصہ سے اس بات کی دعوت دیتے چلے آ رہے ہیں کہ پاکستان میں صحیح اسلام کا نظام رائج کرنے کے لئے علماءِ حق کے ساتھ ہی تعاون کرنا چاہیئے۔ وہی لوگ دستور اسلامی کی کشتی کو ساحل مراد سے ہمکنار کر سکتے ہیں اور وہی لوگ حصولِ مقصد میں مخلص اور پورے پورے وفادار ثابت ہو سکتے ہیں۔

سردار عبدالقیوم کی کامیابی:

تحریک آزادی کشمیر کے مجاہد اول سردار عبدالقیوم خاں کی کامیابی پر پورے ملک میں زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور مختلف جماعتوں کے سربراہوں نے آپ کی خدمت میں تحسین و تبریک کے پیغامات ارسال کئے ہیں۔

سردار عبدالقیوم کی کامیابی بظاہر ایک فرد، ایک جماعت اور ایک مخصوص علاقے کے باشندوں کی فتح معلوم ہوتی ہے لیکن اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ اس مؤقف اور اس نظریے کی کامیابی ہے جسے سردار عبدالقیوم نے آزاد کشمیر اور پاکستان کے گوشے گوشے تک پہنچایا۔

سردار عبدالقیوم خاں کی زندگی بذاتِ خود ایک تحریک کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے اوائل عمر سے ہی ریاست کشمیر کی سیاسیات میں دلچسپی لینا شروع کی۔ اور پھر انہوں نے مختلف تحریکوں اور معرکوں میں ایسا بھرپور حصہ لیا کہ آپ کی ذات صرف اہلِ کشمیر کے لیے ہی نہیں پورے پاکستانی عوام کے لیے توجہ کا مرکز بن گئی۔

سردار عبدالقیوم خان اس سے پہلے بھی آزاد کشمیر کے صدارتی منصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ اُس دَور کے ارباب اقتدار نے آپ کو سیاسیات کشمیر سے الگ رکھنے کی انتہائی کوشش کی لیکن یہ مردِ مجاہد اپنے بھرپور ولولوں کے ساتھ حصولِ مقصد میں سرگرم عمل رہا۔

سردار عبدالقیوم خان نے ماضی قریب میں مادی وسائل کی کمی اور بعض اپنوں اور غیروں کی شدید مخالفت کے باوجود جس تندہی، جفاکشی اور سلامت روی کے ساتھ کشمیری عوام کے دوش بدوش اسلامیانِ پاکستان کو تحریک آزادی کشمیر سے روشناس کرایا اور ایک ایک دن سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے اپنا پروگرام اور مؤقف پیش کیا۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے

سردار عبدالقیوم خطۂ کشمیر کی تعمیر و ترقی اور کشمیری عوام کی خوشحالی اور ان کی سربلندی چاہتے ہیں، مقبوضہ کشمیر کے بے کس و بے بس انسانوں کی آزادی ان کا مقصود ہے۔ اور پورے کشمیر کا پاکستان کے ساتھ الحاق کرا کے پاکستان کی دفاعی، جغرافیائی اور مادی ترقی ان کا منشور ہے۔

ہم مبارک باد پیش کرتے ہیں سردار عبدالقیوم کی خدمت میں جنہوں نے وسائل کے فقدان، حالات کی ناموافقت اور اپنی بے بضاعتی و کم مائیگی کے باوجود اپنی جدوجہد جاری رکھی اور محض توکلاً علی اللہ معرکۂ کارزار میں کود پڑے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے آزاد کشمیر کی صدارت کے منصب پر فائز کرایا۔

ہم خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں موجودہ اربابِ حکومت کو جنہوں نے غیر جانبدار رہ کر تاریخ پاکستان میں غیر جانبدارانہ انتخابات کی مثال قائم کر کے شکوک و شبہات کی تاریک فضا کو روشنی سے بہرہ ور کیا۔

ہم ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں ان کشمیری عوام کو جنہوں نے سردار عبدالقیوم کا مؤقف سمجھ کر تحریک آزادی کشمیر کے لیے صحیح قیادت کا انتخاب کیا ہے۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ سردار عبدالقیوم خاں کشمیری اور پاکستانی عوام کی تمناؤں اور خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ان مقاصد کی ضرور تکمیل کریں گے جن کے لیے انہیں نمایندگی کا مکمل اختیار دیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں ہماری تمام تر ہمدردیاں عملی تعاون اور قلبی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔

دعائے صحت

میری بہن کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ قارئین خدام الدین سے التماس ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لیے دعا کریں

عبدالخالق

MECCA - View of the Holy Mosque from Ajyad Square. مكة المكرمة - منظر للمسجد الحرام من ميدان أجياد

درس قرآن

اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اور نعمتیں

از مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ ——— مرتبہ: محمد عثمان غنی

(۹)

اللہ تعالےٰ نے اس سورت میں اور باقی سورتوں میں جو چارپایوں کے فائدے بیان کئے تو اس لئے نہیں کئے کہ ہمیں پتہ نہیں ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ چارپایوں کے یہ فائدے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ باتیں بتلا کر ہمیں متوجہ کرتے ہیں کہ او میرے بندو! تم سوچو تو سہی کہ تم پر میری کتنی رحمتیں ہیں، تمہارا وجود میری رحمت، سب نعمتیں میری، اور پھر اگر تم میرے مقابلے میں آتے ہو؟ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ (نحل ۴) فرمایا۔ میں نے انسان کو پانی کی بوند سے پیدا کیا — تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ انسان میری قدر کرتا، یا اللہ! تو نے مجھے ایک قطرہ پانی سے پیدا کیا اور مجھے عزت دی، شوکت دی، شان دی، صحت دی، بدن دیا، شکل دی۔ اللہ! تو نے مجھے علم و فراست دیا، اے اللہ! تو نے مجھے کائنات کا ایک عظیم فرد بنایا، مجھے اشرف المخلوقات بنایا، لیکن پھر انسان کیا کرتا ہے؟ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ یہ اِذَا مفاجاتیہ ہے کہ اچانک وہ کھلا میرا دشمن بن گیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ میرا مطیع بنتا لیکن انسان میرا کھلا دشمن بن گیا — اور پھر آگے اللہ تعالےٰ بطور شکوہ کے اپنے انعامات کا کچھ حصہ بیان فرماتے ہیں:-

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ —

اور یہ جو چارپائے ہیں ان کو اللہ ہی نے بنایا اور بنایا کس کے لئے؟ لَكُمْ — تمہارے لئے۔ تم کھاتے ہو، تم پیتے ہو، تم ان پر سواری کرتے ہو اور تمہیں وہ وہ چیزیں ملتی ہیں کہ تم دوسری جگہ سے حاصل نہیں کر سکتے۔ کیسے؟ فِيْهَا دِفْءٌ۔ تمہارے لئے ان میں سے بعض چارپائے ایسے ہیں جن میں گرمی کے سامان ہیں۔ دِفْ کہتے ہیں اس گرمی کو جو جاڑے کے لئے مفید ہو، جیسے ہمارے ہاں اُون ہے۔ یہ جو ہم سوئٹر پہن لیتے ہیں، کوٹ پہن لیتے ہیں، ٹوپیاں پہنتے ہیں، جرابیں پہنتے ہیں — یہ کہاں سے اُون آتی ہے؟ کون بناتا ہے اُون؟ اُون بنتی ہے دنبے کی پیٹھ پر۔ وہاں کس نے مشینیں لگائیں؟ تو یہ کاریگری نہیں؟ مجھے کوئی ایسا کارخانہ بتاؤ کہ ایک چھوٹا سا جاندار کوئی بنائے۔ بکری بنائے، بکری تو بڑی چیز ہے مکھی نہیں بنا سکتا۔ فرمایا ان سے کہہ دیجئے لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۚ (الحج ۷۳) سارے دنیا والے اکٹھے ہو جائیں مکھی جیسی ذلیل چیز نہیں بنا سکتے —— اللہ تعالےٰ ہی پیدا کرتا ہے ان چارپایوں کو۔ پھر اللہ نے دنبے میں الگ خصوصیات رکھیں، بکری میں الگ رکھ دیں، گائے میں الگ رکھ دیں۔ بھینس میں الگ رکھ دیں، بیل میں الگ رکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ بھینس کی پیٹھ پر کبھی ایسی اُون نہیں پیدا کرتا جو دنبے کی پیٹھ پر پیدا کرتا ہے۔ اپنا نظام ہے اللہ تعالےٰ کا۔ اور پھر کس لئے پیدا کرتا ہے؟ فرمایا میں نے ان چارپایوں میں ایسے سامان رکھ دیئے جو تمہیں جاڑے میں کام آتے ہیں۔ کیا؟ میں ابھی مثال عرض کر رہا ہوں۔ آپ دیکھ لیجئے، دنبہ جس کی کھال سے ہم اُون اتارتے ہیں، پھر کارخانوں میں جاتی ہے، پھر سوئٹر بُنے جاتے ہیں، پھر ٹوپیاں بنتی ہیں، کوٹ بنتے ہیں — اور پھر حضرت انسان یہ نہیں سوچتا یہ کس نے مجھے دیا۔ یہ کس نے میرے بدن کو خوبصورتی عطا کی۔ کس نے مجھے سردیوں میں گرمی عطا کی؟ کس نے ان حیوانوں کو میرا مسخّر کیا؟ کس نے ان حیوانوں کو پیدا کیا؟ کس نے ان حیوانوں کو پالا؟ اللہ تعالےٰ بطور شکوے کے فرماتے ہیں کہ او انسان! دیکھ! میں نے تیرے لئے کیا کیا بنایا؟ فِيْهَا دِفْءٌ۔ تمہارے لئے ان چارپایوں کے بالوں میں، تمہارے لئے ان چارپایوں کے چمڑوں میں کیا ہے؟ دِفْءٌ گرمی کے سامان ہیں، جو تم کو جاڑے میں سردی سے بچاتے ہیں۔ وَمَنَافِعُ۔ اور اور بھی بڑے نفعے ہیں، اب یہاں پر اگر لفظ مَنَافِعُ کی تشریح کریں تو انسائیکلوپیڈیا تیار ہو جائے گا، پھر چارپایوں کے چمڑوں میں کتنا منافع ہے۔ اب آپ ہی دیکھ لیجئے کتنا

MEDINA - The Prophet's Mosque Bab Al Salam. المدینۃ المنورۃ - الحرم النبوی الشریف باب السلام

نفع ہے؟ یہ چمڑے کا سامان کہاں سے آتا ہے؟ سامان تو ہم نے بنا دیا، چمڑا کس نے بنایا؟ — اللہ تعالیٰ نے بنایا۔ اور آگے فرمایا۔ وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۵ؐ اور ان میں سے بعضوں کو تم کھا بھی جاتے ہو۔ مِنْهَا۔ سارے نہیں۔ مِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۵ یہ مِنْ تبعیضیہ ہے کچھ چارپائے تو کھاتے ہو۔ سارے نہیں کھاتے۔ کچھ حلال ہیں، کچھ حرام ہیں۔ ”اَلشَّاۃُ نَظِیْفَۃٌ وَالْفِیْلُ جِیْفَۃٌ“ — سعدیؒ بھی فرما رہے ہیں ہاتھی جو ہے وہ مردار ہے اور بکری حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ۔ بعض چارپایوں کو تم کھا بھی جاتے ہو۔ یہ چارپائے کس نے بنائے؟ اللہ نے بنائے۔

آگے چل کر فرمایا۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ۔ اور تمہارے لئے ان چارپایوں میں ایک زینت ہے — حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ۔ جب تم صبح کے وقت اس کو باہر نکالتے ہو۔ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ۔ اور جب تم ان کو چرانے کے لئے لے جاتے ہو — نفسیاتی طور پر فرمایا کہ زمیندار کے لئے وہ وقت بڑی خوشی کا ہوتا ہے، بڑے عجب کا ہوتا ہے، اور ایک قسم کی خود نمائی کا ہوتا ہے، جب وہ بیل کو گھر سے نکالتا ہے یا گھوڑے کو گھر سے نکالتا ہے، اس کی باگ اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے، اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارتا ہے۔ اور پھر اس کے گلے میں وہ گھنگھرو ڈالے اور پھر وہ چلتا ہے بڑی شان کے ساتھ، تو جتنا خوش وہ ہوتا ہے وہ تو بے وقوفی پہ خوش ہوتا ہے، وہ سمجھتا نہیں کہ مجھ سے اب یہ کام لے گا۔ لیکن ہمارا زمیندار بھائی اس کو دیکھ کر بڑے نشے کے ساتھ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بتا یہ کس نے پیدا کیا؟ تو نے پیدا کیا کہ میں نے پیدا کیا؟ اس بیل سے تو طرح طرح کے کام لیتا ہے۔ اور جب تجھے کہا جاتا ہے کہ آ نماز پڑھ۔ تو کہتا ہے ”استاد جی! آج کل تو فارغ نہیں ہوں۔ فصل کی کٹائی کا زمانہ ہے، فرصت ہی نہیں ہے۔ آج کل خدا کو سجدے کرنے کا وقت ہے؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط — مسجدیں ویران ہیں۔ دیہاتوں میں جا کر دیکھ لیں۔ کیوں؟ ہمارے زمیندار بھائی لگ گئے فصلوں میں، مزدور فصل کاٹنے اور پیٹ پالنے میں لگ گئے، مسجدوں میں نماز کون پڑھے؟ جب جاڑے کا موسم آتا ہے، کام ختم ہو جاتے ہیں، پھر ہم بھی نئے کپڑے پہن لیتے ہیں۔ پھر مسجدیں تھوڑے دن آباد رہتی ہیں — میرے بھائی! غلے سے تو پیٹ آباد ہوا اور نماز سے، اللہ کی رحمت سے قبر آباد ہوتی ہے، قیامت آباد ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو دونوں جہان ٹھیک کرنے چاہئیں اللہ مجھے آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

اپیل

امسال شعبان ۱۳۹۰ھ میں مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنوں موم ضلع سیالکوٹ کا سالانہ امتحان حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ نے لیا اور درج ذیل الفاظ مدرسہ کی کتاب معائنہ پر تحریر فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ ولا نبوۃ بعدہ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ ابداً ابدا۔ اما بعد متاع ایمان اور دولت اسلام کی حفاظت اور اشاعت کا بہترین ذریعہ دینی مدارس کا قیام اور بقاء ہے۔ اس علاقہ میں سینکڑوں دیہات اور قصبات موجود ہیں لیکن کسی آبادی میں دینی تعلیم پھیلانے کے لیے دینی درسگاہ موجود نہ تھی۔ الحمد للہ یہ کمی اب پوری ہوئی محترم مولانا مولوی حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر مدرسہ جاری کر دیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس مدرسہ میں اس وقت تک تیس (۳۰) (طلباء و طالبات) قرآن مجید حفظ کر چکے ہیں۔ مدرسہ میں اس وقت (۱۲۰) طلباء و طالبات دینی تعلیم چار مدرسین کی نگرانی میں حاصل کر رہے ہیں۔ مسافر طلباء کرام کے اخراجات کا بہترین انتظام ہے۔ اللہ تعالیٰ منتظمین، دوامی اور ہنگامی معاونین کو بہترین جزاء خیر مرحمت فرمائے اور جملہ اہل حق کو اس ادارہ کی اشاعت و حمایت کی توفیق کامل مرحمت فرمائے۔ امسال شعبان ۱۳۹۰ھ میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ اور امتحان کا موقعہ نصیب ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے معلمین مدرسہ کے حسن سعی سے طلباء کرام اور طالبات کی تعلیمی حالت نہایت ہی بہتر ہے۔ تعلیم النساء تعلیم الاسلام کے ذریعہ بچوں میں دینی شعور پیدا کیا جاتا ہے۔ مدرسہ کی مالی حالت کی ترقی سے متعلمین اور معلمین کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو سکتا ہے۔ یہ ادارہ اسلام کا تعمیری کام اور معاونین کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔

(مفتی) بشیر احمد صاحب، نقشبندی قادری خطیب جامع مسجد پسرور۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ لاہور (ڈویژن)

(نوٹ) مدرسہ ہذا حکومت سے رجسٹرڈ ہے جس کی مجلس شوریٰ میں مستند علماء شامل ہیں۔ آپ کی رقوم جائز مصرف میں لائی جاتی ہیں۔ جس کا حساب باقاعدہ رکھا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ رپورٹ شائع کر دی جاتی ہے۔ مدرسہ کے اخراجات میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ مہربانی فرما کر مخیر حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔ مدرسہ کا سفیر مقرر نہیں ہے۔ امدادی رقوم مہتمم کے نام ارسال کریں۔

المشتہر:۔ محمد شفیع ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد نور رجسٹرڈ چنوں موم۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ

8077

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی ——

فلسفۂ روزہ

مولانا غلام اللہ خاں اختر کاشمیری، کوئٹہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

المدینۃ المنورۃ - الحرم النبوی الشریف بمآذنہ الأربع والقبۃ الخضراء MEDINA - Prophet's Mosque with four Minarets

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے

زمانہ کا بوڑھا ہاتھ تاریخ کے اوراق پلٹ رہا ہے اور تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ ماضی کے سامنے مستقبل شرما رہا ہے۔ ابتدا وہ تھی اور انتہا یہ ہے، وہ محفل جو کبھی بادہ بجام نظر آتی تھی، آج آتش بجام نظر آ رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب انبیائے کرام کے بتلائے ہوئے طریقوں پر چلتا ہے تو وہ اس قدر بلند و بالا ہو جاتا ہے کہ طائران قدسی بھی اس کی پرواز کو نہیں پہنچ سکتے لیکن جب انبیاء کے راستے سے بھٹک کر کسی لادینی راستے کی طرف بڑھتا ہے تو ذلت کے ایسے عمیق گڑھے میں گرتا ہے کہ کائنات کی حقیر سے حقیر شئے بھی اس سے برتر نظر آتی ہے ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ایک نیک مشورہ

پس اے ناخلف شعار مسلمانو! خدا را اپنی حالت کو بدل ڈالو۔ تمرد و سرکشی کو ختم کر دو۔ نفس امارہ کے غرور و تکبر کو مٹا کر عاجزی و انکساری کو اپنا شعار بنا لو۔ غیرت و ایمان کا مقدس جذبہ اپنے اندر پیدا کر کے اپنی اسلامی روایات کو زندہ کرو۔ شیاطینِ مغرب کی نقالی چھوڑ کر تاجدارِ مدینہ محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کرو۔ مغربی آقاؤں کے صحن و چمن سے نکل کر محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے باغِ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ انگریز کی منحوس کشتی سے کود کر اسلامی کشتی میں سوار ہو جاؤ یہی تمہیں منزلِ مقصود تک پہنچا سکے گی اس میں شک نہیں کہ اوّل الذکر کشتی میں زینت و آرائش ہے۔ اس کے نقش و نگار بھی اچھے ہیں رنگ و روغن سے بھی آراستہ پیراستہ ہے لیکن اس کے صرف رنگ ہی رنگ ہیں ڈھنگ کی اس میں ایک بات بھی نہیں۔ نہ یہ دیرپا ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک طوفان کی منتظر ہے۔ مستقبل قریب میں جب بھی وہ طوفان آئے گا، یہ اس کی موجوں کی نذر ہو جائے گی۔

رمضان کی برکات

وہ آفتاب رسالت جو مکہ سے طلوع ہو کر فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوا پھر اس کی نورانی شعاعوں نے پوری کائنات کو منوّر کر دیا تھا۔ اس کی نورانی کرنیں آج تک دنیائے انسانیت کو روشنی بخش رہی ہیں اور تا قیامت صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے مسافروں کو روشنی بخشتی رہیں گی۔ آؤ اس کی نورانی شعاعوں کی روشنی میں راستہ تلاش کر لو ورنہ قانونِ قدرت کا وہی فطرتی پنجہ نمودار ہو کر تمہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا جو اس سے پیشتر بھی مغرور و سرکش اور باغی قوموں کو صفحۂ عالم سے مٹا چکا ہے۔ تم پر ماہ صیام اپنی حسن آرائیوں اور آب و تاب کی روشن لمعانیوں کے ساتھ ضیاء ریز ہوا ہے۔ اس ماہ منیر سے تم نے روحانی انوار و برکات حاصل کر کے اپنی تشنہ روح کی پیاس بجھانی ہے، اپنی روح ویران اور دلِ سنسان کی خشک کھیتی کو سیراب کرنا ہے۔ کیا تم نے اس مقدس مہینے کے احترام کی تیاری کی ہے؟ ہاں ہاں میں دیکھ رہا ہوں اور چشم حیرت و عبرت سے دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اس ماہ مکرم کے احترام کی تیاری نہیں کی نہ تمہیں عیش و نشاط اور فرحت و انبساط کی حسین و رنگین محفلوں نے اس کی اجازت ہی دی ہے لیکن تم اگر چشم بصیرت اور نورِ ایمانی سے محروم نہیں ہو تو دیکھو آج فرشتگانِ ارضی و سماوی بھی اس ماہ مقدس کے احترام میں عبادت میں مصروف ہیں۔ یہ ماہِ صیام تمہارے لئے پیغامِ مغفرت اور تحفۂ نجات لے کر آیا ہے اس کی آغوشِ رحمت میں فرحت و شادمانی کے دریا ٹھاٹھیں مار رہے ہیں اور یہ تمہیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ مجھ سے پیغام بخشش و مغفرت اور نارِ جہنم سے نجات کی جانفزا خوشخبری سنو اور پروانۂ جنت لے کر منزلِ فوز و فلاح پر گامزن ہو جاؤ۔ اب منزلِ فوز و فلاح تمہارے سامنے ہے، چاہے اس کی طرف قدم بڑھاؤ یا ساکت و جامد بن کر کھڑے رہو۔

پس اگر تم دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی چاہتے ہو تو اس ماہ منیر کی برکات کو سمیٹ کر اپنے دامن مراد کو بھر لو۔ کیونکہ تمہارے روٹھے ہوئے آقا کے منانے کے یہی دن اور یہی راتیں ہیں۔ اس رحیم و کریم آقا کی آغوش شفقت اس وقت ہر ایک کے لئے کھلی ہے۔ اگر اس وقت تم نے اس کو راضی کر لیا تو تمہاری بے قرار و بے سکون روح کو ابدی قرار و سکون مل جائے گا۔

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

"اے لوگو! تم پر ایک عظمت و

برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے اس مبارک مہینے کی ایک رات (لیلۃ القدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس کی راتوں کی نماز (تراویح) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے (جس کا بہت بڑا اجر و ثواب رکھا ہے) جو شخص اس مہینہ میں اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے کوئی غیر فرض عبادت (نفل یا سنت) بھی ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے زمانے کے فرضوں کے برابر ثواب دے گا۔ اور اس مہینے میں جو فرض ادا کرے گا تو اس کو دوسرے زمانہ کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔

اے لوگو! یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں زیادتی کی جاتی ہے۔ جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگا۔ اور اس شخص کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا۔ اور یہ محض خدا کا فضل و کرم ہوگا۔ اور ایسا نہیں ہوگا کہ روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کم کر کے اس افطار کرانے والے کو دیا جائے بلکہ روزے دار کو بھی اپنے روزے کا پورا پورا اجر و ثواب ملے گا۔ یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو صرف دودھ کی تھوڑی سی لسی یا چھوارے کے ایک دانہ یا پانی کے ایک گھونٹ پر ہی کسی کو افطار کرا دے۔

اے لوگو! اس مہینہ کا ابتدائی حصہ باعث رحمت اور دوسرا حصہ باعث مغفرت اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی کا سبب ہے۔ جو شخص اپنے غلام یا خادم سے کام تھوڑا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش کر اس کو نار جہنم سے آزاد کر دے گا۔

پس اے لوگو! تم رمضان کے مہینہ میں چار کام زیادہ کیا کرو۔ دو وہ کام جن سے تم اپنے مالک حقیقی کو راضی کر سکوگے اور دو وہ جن کے تم خود آرزومند ہو۔ سو پہلے دو کام جن سے خدا راضی ہوگا وہ یہ ہیں:-

۱- خدا کی وحدانیت کی گواہی دو۔
۲- خدا سے اپنی مغفرت و بخشش طلب کرو۔

اور دوسرے دو کام جن کی تمہیں ضرورت ہے یہ ہیں:-

۱- خدا سے جنت کا سوال کرو۔
۲- خدا سے دوزخ کی پناہ مانگو۔

اور جو شخص اس مہینہ میں روزے دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب فرمائیں گے کہ پھر جنت میں داخل ہونے تک اس کو پیاس نہ لگے گی۔ (مشکوٰۃ)

فرضیت روزہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ اس توقع پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

قرآن کریم شاہد ہے کہ روزہ ہر آسمانی شریعت میں فرض رہا ہے اور تمام امتوں کے نظام عبادت میں اس کو ایک لازمی جزو کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ دراصل انسان کی روح اور نفس کی اصلاح و تربیت میں روزے کو خاص دخل ہے۔ ہر قوم کی اصلاح و تربیت کے لئے نظام تربیت کا ہونا ضروری ہے اور ہر نظام تربیت میں روزے کا داخلی حیثیت سے ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا کلیہ ہے جس سے اقوام عالم کے مذاہب و ادیان ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تاریخ عالم کے سینے پر جو مقدس نشانات ثبت ہیں روزہ ان میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ آج بھی جہاں کسی دیرپا قوم کا وجود نظر آتا ہے ان کے نظام تربیت میں روزے کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ تزکیۂ روح و نفس اور تزکیۂ قلب کے لئے دوسری عبادات اس کا بدل نہیں ہو سکتیں۔

روزہ کیا ہے؟

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ (۸۰:۴۰)

اور وہ شخص جس نے اپنے پروردگار سے ڈر کر اپنے نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکا پس یقیناً اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

انسانی زندگی میں یہی خواہشات بنیادی حیثیت رکھتی ہیں جن سے رُکنے اور مجتنب رہنے کا نام روزہ ہے کیونکہ یہ خواہشات بھی ہیں اور بنیادی ضروریات بھی ہیں۔ زندہ رہنے کے لئے کھانا پینا ضروری ہے اور زندہ رہ کر جنسی ملاپ کا ہونا بھی بقائے نسل کا واحد ذریعہ ہے۔ پھر ان ضروریات و خواہشات میں قوت مطالبہ اتنی رکھی گئی ہے کہ بغیر ان کے انسان صبر ہی نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سال کے چند دن اس مشق کے لئے مقرر فرما دیے ہیں کہ انسان ان میں اپنے نفس سے احتساب کرے اور اس کو بھوک و خواہشات برداشت کرنے کا خوگر بنا دے۔ جو شخص جتنا بھی ان خواہشات و ضروریات سے بچے گا اتنا ہی وہ راسخ العقیدہ بن جائے گا جس شخص نے یہ مشق جاری رکھ کر اپنے آپ کو بھوکا پیاسا رہنے کا عادی بنا لیا ممکن نہیں کہ وہ اپنی تن آسانی کی خاطر دوسروں کے مال پر ہاتھ صاف کرنے کا ارتکاب کرے یا بے حیائی اور زنا کی طرف راغب ہو بلکہ ایسا شخص اپنے ارادوں میں اٹل، قوت فیصلہ میں غیر متزلزل، قوت برداشت میں قابل اعتماد، احکامات شرعیہ کی پابندی میں پُرجوش، راہ حق کی تکلیفیں برداشت کرنے میں ثابت قدم ہوگا۔ پس روزہ ان نفسی خواہشات کو قابو میں رکھنے اور ان کے طغیان و ہیجان کو اعتدال میں لانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

روزے کے اثرات

جب انسان اپنے نفس کی پُرزور اور ہیجانی خواہشات کو روک دیتا ہے۔ تو اس کا خدا پر

یقین بھی پختہ ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان گوشوں میں بھی جہاں خدا کے سوا اسے کوئی آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتی۔ گناہ کے تصوّر ہی سے کانپ اٹھتا ہے۔ اس کے علاوہ چند گھنٹے کی مسلسل جد و جہد کرکے انتہائی ضروری خواہشات سے رُکے رہنا انسان پر یہ اثر مرتب کرتا ہے کہ انسان یہ باور کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ میں انتہائی مجبور و بےکس اور عاجز و درماندہ ہوں اور زندگی کے ایک ایک سانس کے لئے ایک ایسی ہستی کا محتاج ہوں جو ان تمام مجبوریوں سے منزّہ ہے اس احتیاج اور عاجزی و انکساری کا احساس ہی بندگی کی روح رواں ہے اور اسی احتیاج حقیقی کا تقاضا ہے کہ بندہ صحیح معنوں میں بندگی کا حق ادا کرے۔

روزے کے فوائد

روزے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ روزہ انسان کے اندر صبر و شکر کا جذبہ اور تقوٰے کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اور یہ صبر و شکر کا جذبہ اور تقوٰے کا احساس و شعور ایمانِ کامل کا حاصل اور دین کا مغز ہے جو آدمی کو راہ ضلالت سے روک کر راہِ ہدایت پر قائم رہنے میں مدد بہم پہنچاتا ہے اور یہ جذبۂ شکر جب پورے عروج و کمال تک پہنچ جائے تو آدمی کو دائرہ عبدیت سے کسی حالت میں خارج نہیں ہونے دیتا۔ جب یہی صبر و شکر اور تقوٰی کے احساسات انسان کے نفس میں پورے شعور کے ساتھ بیدار ہو جائیں تو وہ اپنے علم و فہم کے مطابق ایسے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ جن سے خدا کی ناراضگی ہونے کا امکان ہو۔

اگر کوئی آدمی صبر و شکر اور تقوٰے کی یہ دونوں صفتیں اور کیفیتیں اپنے اندر پیدا کر لے تو وہ روزے کی تمامتر فضیلتیں حاصل کر سکتا ہے اور عیش میں یادِ خدا اور طیش میں خوفِ خدا سے ہرگز عاری نہیں ہو سکتا۔ ایسے صائم کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے مَنْ صَامَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ رکھے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

جذبہ شکر کا اس سے زیادہ اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی تمنّا فرمائی تھی جب آپ کی کثرت عبادات کو دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ یعنی آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے گئے ہیں آپؐ اس قدر مشقت کیوں کرتے ہیں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا۔ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ ہوں۔

روزے کی مقبولیت کیلئے خلوص شرط ہے

ہر عبادت کے لئے بنیادی چیز خلوص ہے (یعنی عبادت خالصتہً للہ کی جائے) لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں اور عبادتوں کے مقابلے میں خلوص زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی روزہ خاص میرے لئے رکھا جاتا ہے اور اس کا بدلہ بھی میں خود دوں گا۔ اگر آدمی چاہے تو چھپ کر کھا پی بھی سکتا ہے اور خواہش نفس بھی پوری کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور نہ ہی خواہش نفس پوری کرتا ہے۔ تو اس کا یہ معنٰی ہے کہ روزے کا اور روزے دار کا تعلق براہِ راست خدا سے ہے۔ لیکن بعض امراض ایسے ہیں جو خلوص کو مجروح کر دیتے ہیں ان سے بچنا از بس ضروری ہے۔ مثلاً روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنا، گالی بکنا، کسی کی پیٹھ پیچھے غیبت کرنا، حرام مال کھانا، حسد، غصّہ کرنا۔ یہ تمام باتیں خلوص کے لئے سمِّ قاتل ہیں۔ جو لوگ ان باتوں سے پرہیز نہیں کرتے ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ۔ جس شخص نے جھوٹ اور گناہ کی باتوں کو ترک نہیں کر دیا اور گناہ کے کاموں کو نہیں چھوڑا تو اللہ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:۔

کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَاءُ۔ کتنے روزے دار ایسے ہیں جن کو پیاسا رہنے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

معلوم ہُوا کہ جو لوگ ایمان و احتساب کے بغیر بھوکے پیاسے رہتے ہیں ان کا بھوکا پیاسا رہنا روزہ نہیں۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور مہینوں کی بہ نسبت زیادہ عبادت کیا کرتے تھے کیونکہ رمضان المبارک کا دین اسلام اور مسلمانوں کی دینی و سیاسی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ کتب حدیث اور کتب سیَر کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا سلسلہ اسی مبارک مہینہ میں شروع ہُوا اور اسی میں انجام پذیر ہُوا۔ دعوت دین کا آغاز بھی اسی مہینے سے ہُوا اور دینِ حق کو دینِ باطل پر غلبہ بھی اسی مہینے میں حاصل ہُوا۔

تلاوتِ قرآن اور تراویح

روزہ دن کی عبادت ہے اس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالٰے نے رات کو ایک مخصوص عبادت متعین کر رکھی ہے جو اجر و ثواب کے لحاظ سے دن کے روزوں کا درجہ رکھتی ہے یہ مخصوص عبادت تراویح ہے جو کہ سنتِ مؤکدہ ہے اور اس کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے اس عبادت میں

(باقی صـ۱۳ پر)

فضائل رمضان المبارک

محمد اکبر ساہیوال

اعتکاف:- اعتکاف کہتے ہیں مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنے کو

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں - واجب سنت، نفل، واجب جو نذر اور منّت کی وجہ سے ہو جیسے کوئی یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا - دوسرا سنت ہے جو رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ ان ایام میں اعتکاف فرمانے کی تھی۔ تیسرا اعتکاف - نفلی ہے جس کے لیے نہ کوئی وقت نہ ایام کی مقدار جتنے دن کا جی چاہے کرلے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص تمام عمر کے اعتکاف کی نیت کر لے تب بھی جائز ہے اگر کوئی تھوڑی دیر کی نیت کرے تو بھی درست ہے اسی پر فتویٰ ہے اس لیے ہر شخص کے لیے مناسب ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو اعتکاف کی نیت کر لیا کرے -

اعتکاف کا بہت زیادہ ثواب ہے اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے تھے - معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ کسی کے در پر جا پڑے کہ جب تک میری درخواست قبول نہیں ہوگی یہاں سے نہیں جاؤں گا ؎

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

حقیقتاً اگر یہی حال ہو تو سخت سے سخت دل بھی نرم ہو جاتا ہے - اور اللہ جلّ شانہٗ کی کریم ذات تو بخشش کے لیے بہانہ ڈھونڈتی ہے بلکہ بے بہانہ مرحمت فرماتے ہیں ؎

تُو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے
در تیری رحمت کے ہیں ہردم کھلے

ابن قیّم رح فرماتے ہیں کہ اعتکاف کا مقصود اور اس کی روح دل کو اللہ کی پاک ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا ہے کہ سب کی طرف سے ہٹ کر اس کے ساتھ مجتمع ہو جائے اور ساری مشغولیتوں کے بدلہ میں اسی کی پاک ذات سے مشغول ہو جائے اور اس کے غیر کی طرف سے منقطع ہو کر ایسی طرف لگ جائے کہ خیالات تفکرات سب کی جگہ اسی کا پاک ذکر اسی کی محبت سما جاوے حتیٰ کہ مخلوق کے ساتھ اُنس کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس پیدا ہو جائے کہ یہ اُنس قبر کی وحشت میں کام آئے کیونکہ اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا نہ کوئی مونس نہ کوئی دل بہلانے والا ہوگا اگر دل اسی کے ساتھ مانوس ہو چکا ہوگا تو کس قدر لذّت سے وقت گذرے گا۔

؎ جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھا رہوں تصورِ جاناں کیے ہوئے

مسئلہ:- مرد کے لیے سب سے افضل جگہ بیت اللہ پھر مسجد نبوی پھر بیت المقدس ان کے بعد جامع مسجد پھر اپنی مسجد- حضرت امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ جس مسجد میں اعتکاف کرے اس میں پانچوں وقت کی جماعت ہوتی ہو حضرت امام ابو یوسف رح اور حضرت امام محمد رح کے نزدیک مسجد ہونا کافی ہے۔ اگرچہ جماعت نہ ہوتی ہو - عورتوں کو اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہیئے اگر گھر میں کوئی جگہ مسجد کے نام سے متعین نہ ہو تو کوئی کونہ اس کے لیے متعین کرلے عورتوں کے لیے اعتکاف بہ نسبت مردوں کے زیادہ سہل ہے کیونکہ گھر میں بیٹھے بیٹھے گھر کا کاروبار بھی بچے بچیوں وغیرہ سے کرا سکتی ہیں اور مفت کا ثواب بھی حاصل کر سکتی ہیں مگر باوجود اس کے عورتیں اس سنت سے محروم ہیں۔

جن کاموں کیلئے معتکف مسجد سے باہر جا سکتا ہے

معتکف اپنی طبعی اور شرعی ضروریات کے لیے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔ چنانچہ قضاء حاجت کے لیے لازماً مسجد سے باہر جانا ہوگا - نماز جمعہ کے لیے جامع مسجد میں جانے کے لیے صرف اتنی دیر پہلے نکلنے کی اجازت ہے۔ جس میں وہ پہلی سنتیں پڑھ کر عربی خطبہ سُن سکے جمعہ کی تقریر سننے کے لیے پہلے جانا جائز نہیں۔

وہ کام جو معتکف کے لیے جائز نہیں ہیں

معتکف کے لیے صفائی اور ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں اسی طرح حقہ نوشی کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے لیکن اگر معتکف قضاء حاجت کے لیے جائے تو راستے میں سگریٹ اور حقہ بھی پی سکتا ہے - جب واپس مسجد میں آئے تو بدبو کو اچھی طرح ختم کر کے آئے اسی طرح معتکف کے لیے مسجد میں کوئی بدبودار چیز مثلاً پیاز لہسن اور مولی وغیرہ کھا کر داخل نہیں ہونا چاہیئے -

شب قدر

رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے کلام پاک میں اس کو ہزار مہینوں سے افضل بتلایا ہے - ہزار مہینے کے تراسی برس چار ماہ ہوتے ہیں - خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے - اس لیے کہ جو شخص اسی ایک رات کو عبادت میں گذار دے گویا کہ اس نے تراسی برس

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

سلطان ٹیپو کو انگریزوں نے کسی اور ہی رنگ میں پیش کیا ہے۔ لیکن جہاں تک سلطان مرحوم کے فرامین، خطوط، کردار اور طرزِ جہانبانی کا تعلق ہے وہ ایک محبِ وطن، وسیع المشرب، قوم پرور، سودیشی تحریک کے بانی، تحریک ترکِ موالات کے داعی اور زمینداری و جاگیرداری سسٹم کو ختم کرنے والے مصلح تھے۔ اور ان کی زندگی کا مقصد یہ نعرہ تھا۔

"ہندوستان، ہندوستانیوں کے لئے"

تحریکِ ترکِ موالات کا داعی سلطان ٹیپو

سلطان مرحوم اپنے آپ کو آزاد، اپنی قوم کو آزاد اپنے ملک کو آزاد، فارغ البال اور سربلند دیکھنا چاہتے تھے ان کی حب الوطنی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ عیش و عشرت کی چیزیں تو درکنار اپنے دسترخوان پر غیروں کا نمک دیکھنے کے روادار نہ تھے۔ (ماڈرن میسور ص ۳۱۰)

چنانچہ کرک پیٹرک جس نے جاسوسی کے فرائض انجام دیکر سلطان کے بعد جو فرامین اور خطوطِ سلطان جمع کئے۔ ان میں سلطان کا ایک خط اس حقیقت پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے سلطان مرحوم نے یہ خط ۲۱۔ دسمبر ۱۷۸۵ء کو فراست کے نام لکھا جو بجنسہٖ یہ ہے۔

"تمہاری مرسلہ فہرست ادویات میں چند ایسے عطریات کے نام پائے گئے ہیں جو یورپین ملکوں کی پیداوار ہیں۔ لہٰذا حکیم محمد بیگ سے مشورہ کرکے تم ان کے بجائے یونانی ادویات تجویز کرو"

(خطوطِ سلطانی خط نمبر ۱۸۱)

یہ واقعہ ہے کہ سلطان نے سوائے ملکی کپڑے کے دوسرے کسی ملک کا بنا ہوا کپڑا ساری عمر استعمال نہیں کیا یہ وطن پرستی اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ جب چند تاجروں نے انگریزی علاقے سے نمک منگوایا تو سلطان نے حکماً اس کی فروخت پر پابندی عائد کر دی اور تاجروں کو نمک واپس کرنے پر مجبور کیا۔ میسور کے سابق دیوان سردار کنت راج نے بالکل سچ لکھا ہے کہ:-

جس تحریک کو آج سودیشی تحریک کہا جاتا ہے اس کی بنیاد سلطان ٹیپو نے ڈالی تھی اور اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اپنا ملک غیروں کا محتاج نہ ہونے پائے (میتھک سوسائٹی جرنل ۱۹۱۹)

تحریک ترکِ موالات

سلطان مرحوم کو حب الوطنی کی بنا پر انگریزوں سے انتہائی طور پر دشمنی تھی۔ آپ نے اپنے فرامین کے ذریعے دور دور تک ترکِ موالات کا پراپیگنڈا کیا۔ اور لوگوں کو انگریزوں سے تعاون کرنے سے روکا۔ ذیل کا خط جو امام مسقط کے نام ۲۶ جنوری ۱۷۸۶ء کو لکھا گیا۔ اس دعوے کا واضح ثبوت ہے

" آپ کا خیریت نامہ ملا۔ اس دوستی اور محبت کا لحاظ کرتے ہوئے جو ہمارے اور آپ کے درمیان ہے ہم نے اپنی تمام بندرگاہوں کے حکام کو لکھ دیا ہے۔ کہ پرتگالی اور انگریزی سوداگروں کے ہاتھ چاول ہرگز فروخت نہ کریں۔ چونکہ ان کے ماتحت علاقوں میں چاول کی سخت کمی ہے۔ اس لئے یہ یورپین تاجر اہل مسقط کا بھیس بدل کر یا دوسرے تاجروں کے ذریعے چاول خرید رہے ہیں۔ اس بات کا سدِباب کرنے کے لئے ہم نے احکام بھیج دیئے ہیں۔ کہ جب تک اصلی تاجرانِ مسقط بھی ہمارے ایجنٹ مقیم مسقط کے دستخط اور مہر سے سرٹیفیکیٹ نہ لائیں۔ کوئی مال فروخت نہ کیا جائیگا۔ لہٰذا جناب سے توقع ہے

مولانا محمد عثمان فارقلیط

کہ آپ اپنے تاجروں کو حکم دیں گے کہ آئندہ یہاں آنے سے پہلے ہمارے ایجنٹ سے سند حاصل کر لیں۔ جس کے لئے کوئی فیس نہیں ہے۔ (خط نمبر ۲۰۵)

اس خط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں انگریزوں سے ترکِ موالات کرنیوالے سب سے پہلے سلطان ٹیپو ہی تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انگریز ہندوستان لوٹنے آئے ہیں۔ اور بدیسیوں کا ارادہ دیسیوں کو تباہ کرنے کا ہے۔ چنانچہ ایک انگریز مؤرخ نے لکھا ہے۔

" سلطان کا ارادہ اسوقت انگریزوں کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کر دینے کا تھا۔ اس غرض سے وہ بڑھتے بڑھتے پانڈیچری تک پہنچ گیا۔ اور یہاں اس نے فرانسیسی گورنر سے چھ ہزار فرانسیسی سپاہ کی کمک چاہی اور کہا کہ ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ لیکن گورنر نے کہا جب تک مملکت فرانس سے منظوری نہ آئے وہ کمک نہیں دے سکتا۔

(تاریخ برونگ صفحہ ۱۵۱)

چنانچہ انگریزوں نے سلطان مرحوم کو شکست دی تو ان کے لئے سارے ہندوستان کا راستہ صاف ہو گیا۔ اس پر ایک انگریز مؤرخ کو اعتراف کرنا پڑا کہ:-

" ہندوستان کے اندر انگریزوں کی راہ میں ٹیپو ہی ایک سنگِ گراں تھا۔"

اور اس سنگ گراں کے ہٹتے ہی ٹھیک چار سال کے بعد پورے ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔

زمینداری کا خاتمہ

علاقہ میسور میں غریب کاشت کار ایک عرصہ سے زمیندار کے ظلم و ستم سہہ رہے تھے۔ لیکن سلطان ٹیپو کی اصلاحات سے پہلی دفعہ آزاد ہوئے اور زمین پر ان کے مالکانہ حقوق تسلیم کئے گئے۔ اس کی تفصیلات کے لئے میتھک سوسائٹی جرنل اکتوبر ۱۹۱۶ء کو دیکھنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں کرک پیٹرک رقمطراز ہے

" یہ ایک حقیقت ہے کہ ٹیپو سلطان نے اپنے دورانِ حکومت باوجود ایک مطلق العنان بادشاہ ہونے کے کسی کو کوئی خطاب نہیں دیا۔ کیونکہ اس نے اپنی مملکت میں جاگیرداری اور زمینداری کے سسٹم ہی کو اڑا دیا تھا۔

(دیباچہ خطوطِ سلطان)

سلطان نے زمینداری سسٹم کو ختم کرنے کا بیج بویا تھا۔ وہ آج بار آور ہو رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اس کی طرف ایک کامیاب قدم اٹھایا ہے۔ خدا تعالیٰ سلطان مرحوم کی روح کو خوش رکھے۔ کہ انہوں نے اس تحریک کی ابتدا کرکے آج کے لئے راہ ہموار کر دی۔ سلطان ٹیپو کے یہ اصلاحی کارنامے محض اس لئے تھے کہ ہمارا ملک خوشحال ہو۔ ملک کے غربا کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہو کوئی شخص بیکار نہ رہے اور کمزوروں کی اعانت کی جائے۔ سلطان کی غربا پروری اور ہمدردی ان کے حسبِ ذیل خط سے بخوبی ظاہر ہے۔ یہ خط ۲۷۔ نومبر ۱۷۸۵ء میں راجہ رام چندر دیوان منگلور کے نام لکھا گیا تھا۔

" خان، خان لی کے قلعہ کے اندر بندوق سازی کے کارخانے کی تعمیر کے متعلق تم نے لکھا ہے کہ اس عمارت کی جگہ کے لئے چالیس یا پچاس گھر توڑنے ہوں گے۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ گھر غریبوں کے ہیں۔ ان کے عوض ان لوگوں کو قلعہ کے باہر شہر میں سرکاری خرچ سے مکانات تعمیر کرکے دیئے جائیں۔" (خط نمبر ۱۶۲)

سلطان مرحوم اپنے عہد کے ایک بیدار مغز مصلح ایک مآل اندیش سیاست دان، ایک عادل حکمران ایک مرنجان مرنج منتظم اور انسانیت کے ایک بہترین غم خوار تھے۔ آج کل ہندوؤں اور مسلمانوں میں معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا کھڑا کر دیا جاتا ہے

سلطان ٹیپو نے زمینداری اور جاگیرداری نظام ختم کر دیا تھا

خصوصاً عورتوں کے معاملے میں یہ دستور ہو گیا ہے کہ جہاں فرقہ وارانہ جھگڑا کھڑا کرانا ہو فوراً عورت کو سامنے رکھدیا اور شور مچا دیا کہ فلاں فرقہ کے شخص نے ہماری عورت کو چھیڑا ہے۔ یا فلاں شخص نے ہماری عورت کی توہین کی ہے۔ لیکن یہ عادل بادشاہ انتہا درجہ کا دُور اندیش، روادار، انصاف پسند اور غیر جانبدار واقع ہوا تھا۔ چنانچہ مرحوم کے حسب ذیل خط سے ان کے اسلامی اور انسانی مزاج کا علم بخوبی ہو سکتا ہے یہ خط ۱۴ ستمبر ۱۷۸۵ء میں بنام غیاث الدین و نور محمد خاں پونا لکھا گیا تھا۔ خط چونکہ بہت دلچسپ اور عبرت آموز ہے اس لئے اسے یہاں پورا درج کیا جاتا ہے۔

"پیہم اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ راؤ راستا کی طلبی پہ آپ نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے کہ وہاں ایک مسلمان داشتہ کے متعلق جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور آپ نے راؤ راستا کی طلبی پہ کہلا بھیجا ہے کہ جب تک اس عورت کو واگذاشت نہیں کیا جائیگا، آپ اُن سے ہرگز نہیں ملیں گے۔ ان خبروں سے ہم کو حد درجہ حیرت ہوئی۔ یہ ایک خانگی جھگڑا ہے۔ جو وہاں کے مقامی لوگوں کے درمیان ہوا تھا۔ اس قسم کے جھگڑے ہر جگہ اور ہمیشہ ہی ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کو اس معاملہ میں دخل دینے کی ضرورت ہی کیا تھی۔؟ معلوم ہوتا ہے پیرانہ سالی نے آپ کی عادتوں کو بگاڑ دیا ہے۔ اس عورت کے معاملہ کو اسلام سے تعلق ہی کیا ہے؟ تعجب ہے کہ آپ نے ایک بیہودہ معاملہ میں دخل دے کر مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکایا۔ اب جو آپ اپنی جگہ اپنی حمیت اور اسلامیت دکھا رہے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ یہی حمیت اور غیرت اسوقت کیا ہوئی تھی جب کہ غیر ملکی نصرانیوں نے ہندی مسلمان عورتوں کو گرفتار کر کے ان کی آبرو ریزی کی تھی۔ آیندہ کے لئے آپ کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہاں کے مقامی اور خانگی معاملات میں ہرگز دخل نہ دیں۔ (خط نمبر ۱۴۱)

غرض سلطان مرحوم کو آپ جس پہلو سے بھی دیکھیں گے۔ انھیں محب وطن۔ غریب پرور۔ انصاف پسند۔ اتحاد جُو اور قوم پرور پائیں گے۔ سچ یہ ہے کہ ہمیں تو آج اس پایہ کے قوم پرور نظر ہی نہیں آتے۔ زبان سے کہنا الگ بات ہے اور عمل سے کر دکھانا دوسری بات ہے۔ اگر ہم سلطان مرحوم کو اپنے لئے لائحہ عمل بنالیں تو آج ہماری تمام مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔

مولانا عبدالصمد صارم

حضرت ایوب علیہ السلام

مصائب و آلام میں گھری زندگی کے لرزہ خیز واقعات

حضرت ایوب علیہ السلام بہت بڑے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ آپ عیص کی اولاد سے تھے۔ اور بڑے مالدار اور صاحب اولاد تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہر نعمت سے سرفراز کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے کبھی غرور نہ کیا اور ہر طرح اپنے رب کا شکر ادا کرتے رہے۔ آپ کے بہت سے گاؤں تھے، نوکروں اور خدمت گاروں کی بھی کوئی کمی نہ تھی لیکن آپ نے کبھی ناشکری نہیں کی۔ بلکہ اپنے مال و دولت میں سے کسی اور کو فائدہ پہنچ سکتا تو آپ اس سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا امتحان لیا کرتا ہے کہ دیکھیں یہ بندہ بُرے حال میں مجھ سے لو لگاتا ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت ایوب علیہ السلام کا امتحان لینا منظور تھا۔ چنانچہ آپ کی سب دولت ختم ہو گئی۔ مال و متاع سب چھن گیا۔ مصیبتوں پر مصیبتیں آئیں۔ اہل و عیال اللہ کو پیارے ہو گئے۔ لیکن اس خستہ حالت میں بھی آپ نے کوئی ناشکری کی بات نہ کی۔ اور اسی پر قانع رہے۔ کبھی حرف شکایت زبان سے نہ نکلا۔ لیکن ابھی آپ کا امتحان باقی تھا۔ آپ کو ایک نہایت مہلک بیماری لاحق ہوئی۔ آپ کا تمام بدن پھوٹ نکلا۔ اس حالت کو دیکھ کر عزیز واقارب اور دوستوں نے بھی منہ موڑ لیا۔ لوگ آپ سے سخت نفرت کرنے لگے۔ لیکن پھر بھی مضطرب نہ ہوئے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہوئے ہمیشہ اس کا شکر ادا کرتے رہے اور اس کے دیئے ہوئے پر قانع رہے۔ جب آپ کی حالت بہت خراب ہو گئی تو آپ کی بیوی اور شاگرد انہیں جنگل میں لے گئے۔ صرف آپ کی ایک نیک بخت بیوی نے ہر حالت میں آپ کا ساتھ دیا۔ وہ کہتی تھیں کہ جب میں حضرت ایوب کی صحت اور خوش حالی میں ان کی شریک حیات رہی تو آج جب کہ انکی صحت خراب ہو چکی ہے۔ اور بیکسی اور مفلسی ان پر غالب آچکی ہے اُن کا ساتھ کیوں چھوڑ دوں۔ وہ اپنے شوہر کی خدمت میں ہی اپنی نجات سمجھتی تھیں کوئی اور عورت ہوتی تو کبھی ساتھ نہ دیتی۔ حضرت ایوب کی بیماری کوئی معمولی بیماری نہ تھی۔ آپ تقریباً اٹھارہ برس اسی مصیبت میں مبتلا رہے۔ لوگ تو چار دن کی تکلیف ہی میں اللہ سے پھر جاتے ہیں۔ لیکن حضرت ایوب نے اپنے مولا کی رضا کو اپنی رضا سمجھا اور ہر حال میں خداوند کریم کی عبادت کرتے رہے اور اس کی مہربانیوں کا شکر ادا کرتے رہے۔ تیمارداری کے علاوہ آپ کی بیوی محنت و مشقت کر کے اپنا اور آپ کا پیٹ پالتیں۔

ایک دن آپ کی بیوی حسب معمول آپ کے پاس جا رہی تھیں۔ راستے میں شیطان ملا۔ حالات معلوم کرنے کے بعد کہنے لگا۔ اگر حضرت ایوب فلاں بُت کے نام کا جانور ذبح کر دیں تو ان کو شفا ہو جائے گی بیوی نے آکر کہا۔ آپ سخت برہم ہوئے۔ اور فرمایا کہ اگر صحت یاب ہو گیا تو سو کوڑے ماروں گا۔

طویل علالت کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی۔ اس پر دریائے کرم جوش میں آیا اور حکم ہوا کہ زمین پر اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارو۔ آپ نے ٹھوکر ماری تو زمین سے ٹھنڈے پانی کا چشمہ ابل پڑا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اس چشمے کا پانی پینے اور اس میں نہانے کے لئے کہا۔ جس سے آپ بالکل تندرست ہو گئے۔ آپ کی دولت اور اہل و عیال پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے۔ تمام نعمتیں اور برکتیں پھر نازل ہونے لگیں۔ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ سو خوشے گندم کے لو اور بیوی کو مارو اور جو قسم تم نے کھائی تھی اُسے پورا کرو۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد آپ اشاعت احکام الہیٰ میں مشغول ہو گئے۔ اور رُوم میں جاکر وفات پائی۔

روایت ہے کہ آپ کے سات بیٹے۔ تین بیٹیاں، ساٹھ ہزار بھیڑیں تین ہزار اونٹ، پانچ سو جوڑی بیل اور پانچسو گدھے تھے جب مصیبت آئی تو ایسا ہوا کہ آپ کے سب بیٹے بیٹیاں اپنے بھاری گھر میں بیٹھے ایک جگہ کھانا کھا رہے تھے کہ سخت آندھی آئی۔ اس نے مکان کی چھت کو اٹھایا اور ان پر گرا دیا۔ وہ سب کے سب وہیں دب کر مر گئے۔ اس کے بعد آپ کے تمام مویشی جانور بھی ہلاک ہو گئے۔

حضرت ایوب نے یہ سب کچھ سنا اور سجدہ میں گر گئے کہا کہ میں اپنی ماں کے پیٹ سے خالی ہاتھ پیدا ہوا تھا۔ اور اس کے حضور خالی ہاتھ پیش ہونگا۔

اس کے بعد ان کے جسم میں خارش پیدا ہو گئی۔ جہاں وہ کھجلاتے وہیں پھوڑا پیدا ہو جاتا۔ اس طرح ان کا سارا جسم پک گیا۔ لیکن اب بھی ان کی زبان سے کوئی خطا کی بات نہ نکلی۔ وہ راکھ کے بستر پر سوتے تھے۔

جب اللہ تعالےٰ نے ان پر رحم فرمایا تو پھر سات بیٹے اور سات بیٹیاں عطا کیں۔ انہوں نے اپنی اولاد کی چار پشتیں دیکھیں اور مصیبت دور ہونے کے بعد ایک سو چالیس سال تک نہایت امیرانہ زندگی گذار کر فوت ہوئے۔

اب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرف سے خوشی اور مسرت دی تھی اور پہلے سے بھی بہت زیادہ اونٹ بھیڑیں اور جانور عطا فرمائے تھے۔ پہلے سے زیادہ نوکر چاکر عطا ہوئے اور آپ مرتے دَم تک تبلیغ میں مشغول رہے۔

کلام پاک میں ان کا بیان دو چار جگہ نہایت مختصر طور پر آتا ہے۔ سورہ انبیاء میں آتا ہے (باقی پہلے کالم میں)

بقیہ: حضرت ایوبؑ

"ایوب کا ذکر کرو جب اس نے خدا سے یہ عرض کیا "اے پروردگار مجھے تکلیفیں پہنچی ہیں۔ اور تو رحم کرنیوالوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے۔ ہم نے اس کی دُعا کو قبول کر لیا اور اس کی تکلیفیں دور کر دیں اسے کنبہ در چند عطا کیا۔ یہ ہماری رحمت تھی اور عبادت کرنیوالے اسے یاد داشت رکھ سکتے ہیں"۔ قرآن مجید میں ایک جگہ آپ کو نعم العبد یعنی اچھا بندہ فرمایا گیا ہے

اسلامی اقتصادیات

عبدالرحمٰن لودھیانوی، شیخوپورہ

دُنیا میں ساری رونق اقتصادی و مالی نظام ہی سے ہے کیونکہ ساری ضروریات مال ہی سے پوری ہوتی ہیں۔ ساری خواہشات اور آرزوؤں کی تکمیل اسی سے ہوتی ہے۔ دُنیا کا عیش و آرام، سُکھ چین شان و عظمت، ترقی تہذیب و تمدن غرض سب کا منبع مال ہی ہے۔ مال کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ انتہا یہ ہے کہ یہ خدا سے ملا دیتا ہے۔ کیونکہ مساجد اسی سے بنتی ہیں۔ حج اسی سے ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اسی سے دی جاتی ہے۔ گنبد خضریٰ کی زیارت اسی کے توسط سے ہوتی ہے۔ گھر اسی سے ہے اور اسی سے دوست ہیں کھیتیاں سر سبز اسی سے ہوتی ہیں اور اسی سے تجارت فروغ پاتی ہے۔ اسی سے آبرو قائم ہوتی ہے۔ اسی سے رزق ملتا ہے۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۱۸ - ۴۶)

لوگ غلطی سے یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اسلام نے مال کی تنقیص کی ہے۔ تنقیص ضرور کی ہے مگر اُس مال کی جو ناجائز کاموں میں خرچ ہو اور غفلت پیدا پیدا کرے۔ یوں تو جا بجا دنیا کی بُرائی ہے۔ مگر یہی دنیا مَزْرَعَةُ الْآخِرَة ہے اور دنیا ہی کے اعمال سے جنت اور خوشنودئی رب قدیر خریدی جا سکتی ہے۔ مال بُرا نہیں اس کا استعمال اُسے بُرا کر دیتا ہے۔ تلوار بہت اچھی ہے مگر وہ ذاتی تحفظ، مظلوم کی حمایت اور فساد و شر مٹانے کے لئے استعمال ہو، اگر اس سے ناحق خون ریزی کی جائے، کمزوروں کو دبایا جائے، اور اپنے گلے پر پھیر دی جائے تو یہ بہت بُری ہے۔ یہی صورت مال کی ہے۔ اسلام نے بجا طور پر اُسے زینت حیات، قیام معیشت، فضل و رحمت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ بے زر بے پر ہے اس کے بغیر کوئی کچھ بھی تو نہیں کر سکتا۔ حضور نبی کریم صلعم نے مدینہ منورہ تشریف لا کر سب سے پہلے اس کا اہتمام کیا پھر اس سے مجاہدین کی فوجیں تیار کیں۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۔ (سورہ اعراف)

(ترجمہ) کھاؤ اور پیئو۔ بے جا خرچ نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ بے جا خرچ کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

گویا ایک طرف اسراف و تبذیر کے اور نمود و نمائش کے تمام مخارج روک دیئے کہ ان سے نہ ذات کو فائدہ پہنچتا ہے اور نہ قوم کو اور انسان مفت میں تباہ ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ذاتی اور قومی ضروریات پر خرچ کرنے کی نہ صرف ترغیب دی بلکہ اجر عظیمہ کا باعث بتایا۔ انفاق فی سبیل اللہ کے ذیل میں تمام ضروری قومی مصارف آ جاتے ہیں۔ مساجد کی تاسیس مدارس اور یتیم خانوں کا قیام، شفاخانوں کا قیام، سرائیں، خانقاہوں اور کنوؤں کی تعمیر، سڑکوں پُلوں اور تالابوں کی بنا، جہاد کے چندے، ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزیں قومی دولت کو بھی بڑھاتی ہیں اور ساتھ ہی ذاتی اعزاز بڑھتا ہے۔ اسلام نے تو ان مقاصد کے لئے ایک صیغہ زکوٰۃ و انفاق علیحدہ قائم کر دیا۔ یہ نظام اور کسی قوم میں نظر نہیں آتا۔ خیرات تو ہر قوم میں ہے۔ مگر اتنی مُرتب صورت اور کسی قوم میں نظر نہیں آتی۔

کتنی اعلیٰ تعلیم اسلام نے دی ہے کہ کمانے، خرچ کرنے، پس انداز کرنے بڑھانے اور قومی مفاد پر خرچ کرنے کی تمام راہیں بتا دی گئی ہیں۔ کمانے کی ترغیب کو افضل الجہاد اور افضل العبادات بتا کر ظاہر کی ہے۔ کہ جب کمانے ہی میں عبادت کا ثواب ملے گا تو مسلمان اس میں زیادہ سے زیادہ محنت کریں گے جمع کریں گے تو۔ انہیں سے ۹۷½ گھر میں ہی بچ رہتے ہیں اور ۲½ زکوٰۃ اللہ کی راہ پر دینے سے دُنیوی آبرو بھی قائم ہوگی اور اُخروی ثواب بھی ملے گا اور قومی دولت بھی بڑھے گی۔ اور وہ لا محالہ اندوختہ کو ہر سال کم ہوتا دیکھ کر اس کے بڑھانے اور اپنا روپیہ نفع آور کاموں میں لگانے پر مجبور ہوگا۔ بھلا اس تعلیم سے کوئی غریب رہ سکتا ہے؟

مسلمانوں نے اسی انفاق کے حکم کے ماتحت ہر جگہ مدارس، مساجد سرائیں شفاخانوں، دارالیتامیٰ، لنگر خانوں اور وظائف پر بکثرت روپیہ خرچ کیا۔ اور ہزارہا غریب مسلمان وقت کے بہترین فضلا، صناع، تاجر اور مجاہد بن گئے۔ دنیا بھی آباد ہوئی اور اُخروی فائز المرامی بھی ملی۔ اسلام کے سوا زکوٰۃ کا یہ نظام کہیں نہیں ملتا۔

سرمایہ و محنت میں ربط و اتحاد

یوں تو دولت ابتدا سے افلاس کو

چلتی چلی آئی ہے اور مالدار ہمیشہ ہی سے غربا کو تختۂ مشق جفا بناتے رہے ہیں مگر عہدِ حاضر میں سرمایہ و محنت کے تصادم نے جو ہولناک صورت اختیار کر لی ہے اس کا وجود پہلے کم نظر آتا تھا۔ ایک طرف سرمایہ نے امپیریلزم فاشزم اور انارکزم کی صورتیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اور دوسری طرف محنت نے اشتراکیت، کمیونزم اور سوشلزم کی صورت اختیار کر کے اپنا محاذ قائم کر رکھا ہے اور دونوں کی جنگ نے انتہائی نازک صورت پیدا کر دی ہے اور ایک دنیا ہے جو مصیبت میں گرفتار ہے اور آج بمشکل ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جو اس شور اور اس لعنت سے پاک اور مبرّا سمجھا جا سکے۔

اصلاً کوئی چیز بُری ہے نہ اچھی یہ اس کا استعمال ہی ہے جو اُسے اچھا یا بُرا بنا دیتا ہے۔ سرمایہ کی صورت یہ ہے کہ سرمایہ دار اپنی قوت وطاقت کے بل پر محنت کو خریدتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس سے مَن مانی شرائط پر کام لے۔ کم از کم مصارف پر زیادہ سے زیادہ محنت خرچ کرائے۔ پھر سرمایہ دار اپنے عیش و آرام کی خاطر دوسروں کا گلا گھونٹتا ہے۔ سرمایہ دار کے محل کی تعمیر کے لیئے مزدوروں کے اگر سَو گھر بھی اُجڑ جائیں تو اُسے ذرّہ برابر احساس نہیں ہوتا۔ ایک طرف سرمایہ دار سمجھتا ہے۔ کہ میں اُجرت دیتا ہوں اس لئے میرا حق ہے کہ مَیں جتنا کام چاہوں لُوں اور جتنا نفع چاہوں اُٹھاؤں۔ دوسری طرف مزدور کہتا ہے کہ سرمایہ دار کے پاس جتنا روپیہ ہے وہ سب اس کی محنت و جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ میں رات دن محنت کرتا ہوں اور مجھے شکم سیر ہو کر روٹی بھی نہیں ملتی لیکن سرمایہ دار دن بھر گدّوں اور صوفوں پر پڑا رہتا ہے۔ اس کے پاس لاکھوں روپیہ بے کار پڑا رہتا ہے۔ جس میں ہمارا کوئی حصہ نہیں۔ واقعی دنیا کے سرمایہ داروں اور مہاجنوں کی دولت سے ان کی ذات کے سوا اور کسی کو ذرّہ برابر بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔

شہرت کے لیے خرچ کرنے کی صریح ممانعت ہے۔ صریح حکم ہے کہ زکوٰۃ غریب اقربا۔ یتامیٰ و مساکین۔ضرورتمندوں اور محتاجوں۔ سائلوں۔ غریب ہمسایوں اور غریب دوستوں کو دی جائے یہ نہیں کہ صرف شہرت کے لیے کسی انجمن یا یونیورسٹی کو روپیہ دے دیا۔ مگر زکوٰۃ کا روپیہ صرف ناداروں اور غریبوں ہی کے لیے ہے۔ صدقات بھی انہیں کے لیے ہیں جن کو پوشیدہ دینے کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اسلام نے اُن سرمایہ داروں کی شدید مذمّت کی ہے اور انہیں دردناک عذاب کا مستحق قرار دیا ہے جو آج کل کے سرمایہ داروں کی طرح سونا اور چاندی جمع کرتے چلے جاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے! اور ان لوگوں کے بڑے درجے ہیں جو اللہ کی راہ میں اعلانیہ اور خفیہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔

بقیہ: فلسفہ روزہ

قرآن شریف سننے سنانے کا خوب موقع ملتا ہے جس سے ہر مسلمان کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لیکن صرف اسی پر اکتفا نہ کرنا چاہیے۔ اس مبارک مہینہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دَور کیا کرتے تھے۔ یہ تلاوت و سماعت کا سلسلہ ہر سال رمضان میں جاری رہتا تھا۔ جس سال آپؐ نے وصال فرمایا اس سال بھی قرآن کا دَور جاری رہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کو قرآن کریم کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔

روزے میں پرہیز ضروری ہے

شریعت نے جن چیزوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے بعض چیزوں کے ترک کو واجب قرار دیا ہے کیونکہ ان چیزوں کے ترک کئے بغیر روزہ وجود میں ہی نہیں آ سکتا۔ کھانا پینا، جنسی خواہشات سے مقررہ وقت تک رُکے رہنا قانونی اور وجوبی پرہیز ہیں ان میں سے کوئی ایک پرہیز بھی ٹوٹ جائے تو قانونی اور فقہی روزہ برقرار نہیں رہتا۔

ان چند قانونی پرہیزوں کے علاوہ متعدد دوسرے پرہیز بھی شریعت نے بتائے ہیں اگرچہ وہ قانونی پرہیز نہیں لیکن ان کے بغیر روزے کے جملہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ اخلاقی طور پر جن چیزوں سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے وہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں حرام ہیں مثلاً جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ دراصل اس مقصدِ اعلیٰ کو باطل کر رہا ہے جس کے تحت روزہ فرض کیا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اخلاقی جرائم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے روزہ ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو وہ بیہودہ باتیں نہ کرے نہ شور و غل مچائے۔ اگر کوئی شخص روزے دار کو گالی دے تو وہ یہ کہہ دے کہ مَیں روزے سے ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے تین باتیں سامنے آتی ہیں:۔

۱۔ یہ کہ روزہ ڈھال اسی وقت ہو سکتا ہے جب روزہ دار گالی گلوچ فسق و فجور سے مجتنب رہے۔

۲۔ یہ کہ جب خدا کا مسلم بندہ بھوک پیاس برداشت کرتا ہے اور جنسی خواہشات کو بھی روکے رکھتا ہے اور ان ضرورتوں کے مطالبہ و احساس کو دبا کر ایک لطیف ریاضت کرتا ہے تو پھر ساتھ یہ غضب کیوں کرتا ہے کہ گالی گلوچ یا جھوٹ سے جو اصل مقصد ہے اسے ذبح کر دے۔

۳۔ یہ کہ خدا کی طرف سے اس کے فرمانبردار بندوں کے لئے روزہ انتہائی معتدل اور متوازن ریاضت ہے جس میں بے شمار فوائد مضمر ہیں۔

مراسلات

کیا علماء عصر حاضر کے مسائل سمجھنے سے قاصر ہیں ؟

مکرمی و محترمی ایڈیٹر صاحب !

سلام مسنون ! مندرجہ ذیل سطور کو اپنے مؤقر جریدہ کی پہلی اشاعت میں جگہ دیکر ممنون و متشکر فرمائیں روزنامہ پاکستان ٹائمز میں پچھلے دنوں سے ہر جمعہ کو جناب لیفٹیننٹ کرنل کے ۔ اے رشید صاحب کے مضامین مختلف موضوعات پر شائع ہو رہے ہیں۔ کرنل صاحب موصوف ویسے تو صاحب علم و فہم معلوم ہوتے ہیں، مگر ان مضامین میں انہوں نے چند ایک ایسے نکات بیان فرمائے ہیں کہ جن کو سطحی عقل و دانش کا مسلمان سمجھنے سے قاصر ہی نہیں، بلکہ اس کے ذہن میں ایک خاص طبقہ کے خلاف نفرت پھیلنے کا خدشہ ہے۔ اندریں حالات ان پر مزید بحث اور ان کی توضیح ناگزیر ہے۔ تاکہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔ بنا بریں میں "خدام الدین" کے ذی علم قاریوں کی توجہ اس کی طرف منعطف کرانے کی غرض سے کرنل صاحب موصوف کے بسیط مضمون کے چند پیراگراف کا ترجمہ بطور مشتے از خروارے درج ذیل کر رہا ہوں۔

انہوں نے اپنے اس گراں قدر مضمون میں جو بعنوان " اسلامی فکر" ۲۲ جنوری ۱۹۷۰ء کو روزنامہ پاکستان ٹائمز میں شائع ہوا تھا علماء کرام کو تمام تر قومی امراض و انحطاط کا ذمہ دار گردانا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ تمام قنوطیت و جمود علماء کا پیدا کردہ ہے میرے خیال میں ایک خاص جماعت کے سر الزام تھوپ دینے سے کوئی قوم اپنے انحطاط کی ذمہ داری سے بری قرار نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ ہی ترقی کی منازل طے کر سکتی ہے۔ یہ کہاں تک روا ہے کہ ایک خاص طبقہ کی کوتاہیوں کی وجہ سے تمام قوم کی راہیں مسدود ہو جائیں۔ مثال کے طور پر مغربی دنیا نے (جس کے کرنل صاحب بھی مداح ہیں) علوم حاضرہ میں اپنے راہبوں اور دیگر مذہبی پیشواؤں کے کے بل بوتے پر ترقی نہیں کی۔ کسی پادری نے کوئی حیران کن ایجاد نہیں کی۔ بلکہ مغرب تو ہماری نسبت اپنے مذہب سے زیادہ بیگانہ ہے۔ اندریں حالات ذی علم حضرات سے استدعا ہے کہ کرنل صاحب موصوف کا مضمون بہ نظر غائر مطالعہ فرما کر اپنے تاثرات سے قوم کو مستفید فرمائیں۔

کرنل صاحب فرماتے ہیں :-

۱۔ جھوٹے وقار کی خاطر چینی اور یونانیوں کی ایجادات کو ہم اپنی ایجادات تصور کر رہے ہیں۔ مثال دیتے ہوئے انہوں نے اسطرلاب توپوں کے پوڈر اور بحری کمپاس کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ علماء کی جماعت نہ تو کسی فرد کو مذہبی امور کی تشریح و تاویل کا حق دیتی ہے نہ ہی آزادانہ طور پر عمل پیرا ہونے کا۔ بلکہ انہوں نے تاویل کا حق صرف اپنی جماعت کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ اور انہوں نے قوم پر ایسے قوانین مسلط کئے ہیں جو ازمنہ گزشتہ کے لئے موزوں تھے۔ اور جن سے موجودہ مسلمانوں کا واسطہ نہیں۔ علماء کے اس خود ساختہ تحکم نے مسلمانوں کے نظریات اور سوجھ بوجھ کو از حد مفلوج کر دیا ہے۔ جس سے وہ تساہل اور قنوطیت کا شکار ہونے کے علاوہ دور حاضرہ کے مسائل کو سمجھنے سے قاصر و ناچار ہو گئے ہیں۔

۳۔ مجھے یہ بھی کہنے کی اجازت دیجئے کہ علماء کے فقہی تدبر نے ہمیشہ منفی فکر کو جنم دیا ہے۔

۴۔ علماء نے مسلمانوں کے دماغوں میں جو ذہنی کشمکش پیدا کی ہے۔ اس نے عوام کے دلوں میں ان کے اس رویہ کے خلاف بغاوت پیدا کر دی ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں، وہ اس سے پیشتر بھی اسلام کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ چار صدیاں پیشتر اکبر اعظم نے اس خدائی مذہب کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اور اپنے ایک نئے مذہب کی داغ بیل ڈالی تھی۔ جس کا نام " دین الٰہی" تھا۔ اس ہزیمت کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔

۵۔ علماء سے ان مسائل کے حل کی تلاش کرنا بے سود ہے۔ نہ تو وہ ان مسائل کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی وہ کبھی اکٹھے بیٹھ کر سوچنے کی زحمت گوارا کریں گے۔ مزید برآں درس نظامیہ کی تخلیق کے بعد ان کے نصاب میں نہ تو کوئی ترقی یا ایزادی ہوئی ہے۔ اندریں حالات ان کے افکار پہ جمود و قنوطیت کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔

احقر:- مطیع اللہ محمود، لاہور

حضورؐ کا اسم گرامی

عام طور پر یہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی دفاتر اور ادارہ جات میں بگاڑ کر MOHD لکھا جاتا ہے۔ انگریزوں کی اختراع ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی کا صحیح تلفظ MOHAMMAD ہے۔ ایک مسلمان کے لئے حضورؐ کا اسم گرامی بگاڑ کر لکھنا شایان شان نہیں۔ صحیح طور پر تحریر کیا کریں اور اس بے ادبی سے بچیں۔

(العارض عبدالسلام چغتائی بہاولپور)

حکومت پاکستان نے قانوناً یہ پابندی عائد کر رکھی ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی انگریزی میں بھی پورا لکھا جائے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ پابندی عائد کی تھی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر صلعم کی بجائے صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھا جائے۔ چنانچہ مصر میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔

(ادارہ)

قارئین کرام خدام الدین شہر سیالکوٹ کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدام الدین کی تقسیم کے لیے کسی مناسب آدمی کو مقرر کر کے مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے کسی عہدیدار کی معرفت دفتر جمعیۃ علماء اسلام رام تلائی شہر سیالکوٹ میں ۲۰ رمضان المبارک تک اطلاع دیں۔ اس سے پہلے میں اپنی نگرانی میں تقسیم کراتا رہا۔ اب میں مدرسہ کے مشاغل کی وجہ سے مجبور ہوں ۳۰ رمضان المبارک کے بعد تقسیم نہیں کرا سکوں گا۔

حافظ عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ

بقیہ: فضائل رمضان المبارک

چار ماہ سے زیادہ زمانہ عبادت میں گذار دیا۔ در منثور میں حضرت انسؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ شبِ قدر حق تعالیٰ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ پہلی امتوں کو نہیں ملی۔ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت بہت ہوئی ہیں اور آپ کی امت کی عمریں بہت تھوڑی ہیں اگر وہ نیک اعمال میں اُن کی برابری بھی کرنا چاہیں تو ناممکن ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے لاڈلے نبی کو رنج ہوا۔ اس کی تلافی میں یہ رات مرحمت فرمائی۔ حضرت عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ جمہور علماء کے نزدیک اخیر عشرہ اکیسوئیں رات سے شروع ہوتا ہے۔ عام اس سے کہ مہینہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا اس حساب سے حدیث مذکور کے مطابق شب قدر کی تلاش۔ ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹ راتوں میں کرنی چاہیئے۔

حضرت عائشہؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دُعا مانگوں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا مانگا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔ (ترجمہ) اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس معاف فرمادے مجھ سے بھی۔ یہ نہایت جامع دعا ہے حق تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے آخرت کے مطالبہ سے معاف فرمادیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اس رات میں دعا کے ساتھ مشغول ہونا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت دوسری عبادات کے۔ اور ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ صرف دعا نہیں بلکہ مختلف عبادات کا جمع کرنا افضل ہے مثلاً تلاوت نماز۔ دعا۔ اور مراقبہ وغیرہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سب امور منقول ہیں یہی قول اقرب ہے

واہ کینٹ کے درس کے متعلق
ضروری اطلاع

بنگلہ ۱۵/۱ جامن روڈ واہ کینٹ میں حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب ہر ماہ کے آخری اتوار کو درس دیتے ہیں۔ رمضان المبارک میں اگر آخری اتوار عشرۂ اعتکاف میں آجاتے تو آخری اتوار کا معمول قائم نہیں رکھا جا سکتا لہٰذا سالانہ تقریب میں احقر نے ۱۵ر نومبر کے اتوار کو درس کا اعلان کیا تھا۔ اب مقامی دفاتر میں اس روز کام ہوگا لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ باہر سے آنیوالے حضرات کے لئے اسی روز یعنی ۱۵ر نومبر صبح دس بجے حسبِ اعلان درس ہوگا اور مقامی حضرات کے لئے درس اسی روز ۳ بجکر ۱۵ منٹ پر بعد دوپہر منعقد ہوگا۔ سب حضرات مطلع رہیں۔

محمد عثمان غنی
منتظم درس قرآن و حدیث ۱۰۰/۱۹-E واہ کینٹ

دعائے صحت

ہمارے دفتر کے کارکن محمد رفیع صاحب کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ قارئین "خدام الدین" سے التماس ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لیے دعا کریں۔ (مینجر)

رمضان المبارک کا چاند

اللہ کی رحمتوں، نعمتوں اور برکتوں کی لازوال دولت کا پیغام لے کر آتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اپنی زندگی میں رمضان کے مہینے کو پائیں اور پروردگار کے حکم کے مطابق روزہ رکھیں، تراویح میں قرآن سنیں اور خالقِ دو جہاں کے حضور سرخرو ہوں۔

قابلِ رشک ہیں وہ پاکستانی جو اس مبارک مہینے میں ۱۲ نومبر کو سفینۂ الحجاج کے ذریعے عازمِ بیت اللہ ہوں گے۔ وہ زمزم کے مقدس پانی اور نخلستانِ سلمان فارسی رضؓ کی متبرک کھجوروں سے افطاری کا اہتمام کریں گے اور ثور و حرا کے آس پاس مقاماتِ نزولِ قرآن کا نظارہ کریں گے۔

ہم —— عازمینِ حج کی اس خوش بختی پر خلوصِ دل سے ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں ——

—— اور ——

• عرفات • منیٰ • مزدلفہ

اور دیگر مقاماتِ مقدسہ

میں تمام ارکان کی مسنون ادائیگی میں بے لوث و دیانت دارانہ رہنمائی کا عہد کرتے ہیں ——

معلّم احمد شبیر پنجابی محلہ شامیہ مکۃ المکرمہ (سعودی عرب)

مختارِ کار: الحاج خلیل احمد لدھیانوی ادارہ پیغامِ حج ریگل روڈ لائلپور
فون نمبر ۵۶۷۸

موجودہ دور کے جدید تقاضوں کے مطابق

تعلیم و تربیت اور اشاعتِ اسلام کا مرکز

ادارۂ صوت الاسلام

زیرِ اہتمام: ندوۃ المسلمین رجسٹرڈ
سرپرست: حضرت مولانا عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور
مہتمم: مولانا مجاہد الحسینی مدیر خدام الدین

مقاصد اور پروگرام

- غیر اسلامی نظریات کے مقابلہ میں اسلام کے پاکیزہ نظریات و عقاید کی ترویج و اشاعت کرنا۔
- مختلف سکولوں، کالجوں کے طلباء، مزدوروں اور دیگر حلقوں کے نوجوانوں میں اسلام کے صحیح نظریات کی تبلیغ کرنا اور عصرِ حاضر کی غیر اسلامی تحریکوں کے خطرات سے آگاہ کرنا اور اس کے لئے
- مختلف زبانوں میں دیدہ زیب اور مؤثر لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کا اہتمام کرنا۔
- مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل طلباء کو تاریخ اسلامی کی تعلیم دینا اور ان میں تحریری و تقریری صلاحیت پیدا کرنا تاکہ وہ غیر اسلامی تحریکات کے دفاع و انسداد کے لئے منظم طریق سے کام کر سکیں۔
- چھوٹے بچے بچیوں کو تجوید و قرأت کے مطابق قرآن مجید کی تعلیم دینا۔

ان مقدس مقاصد کی تکمیل کے لئے ادارہ کے زیرِ اہتمام مختلف شعبوں میں کام ہو رہا ہے۔

زکوٰۃ صدقات اور عطیات کا مستحق ادارہ

ناظم ادارۂ صوت الاسلام ۲۷، بی پیپلز کالونی لائلپور

قرآن مجید مترجم اردو

مع

تفسیرِ تسہیل القرآن

زیرِ ہدایت و نگرانی

الحاج الحرمین الشریفین حضرت مولانا مولوی فیروز الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جس میں جید علمائے اہلِ سنت والجماعت کے مشورہ و اعانت سے تمام قدیم و جدید تراجم کے مدِّ نظر حضرت شاہ عبد القادر دہلوی کے لفظی ترجمہ کو موجودہ زبان و مذاقِ اردو کا بہترین لباس پہنایا گیا ہے نیز عام متداول اور مشہور تفاسیرِ عربی و اردو کے مطالب و معانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہر صفحہ کے حاشیہ پر ایک تفسیری با محاورہ ترجمہ "تسہیل القرآن" کے نام سے دیا گیا ہے۔ جسے صحیح طور پر تفسیر موضح القرآن کا لبِّ لباب کہا جا سکتا ہے

طباعت عکسی۔ کاغذ سفید دبیز۔ تقطیع ۱۵×$7\frac{1}{2}$
حجم ایک ہزار صفحات۔ جلد عمدہ پارچہ۔ ہدیہ:- 17.50

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور راولپنڈی پشاور کراچی

یہ ایمان افروز کتابیں پڑھیے

◄ مردِ مومن — مرتبہ عبد الحمید خان

شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ کی ایمان افروز سوانح حیات جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ کتاب و سنت کی تبلیغ و اشاعت میں صرف ہوا اور جن کی روحانی عظمت نے عوام و خواص، علمائے کرام اور انگریزی دان حضرات کو یکساں متاثر کیا • اب تک چار ایڈیشن چھپ چکے ہیں • خوب صورت کتابت و طباعت • قیمت مجلد 5.00 روپے

◄ قرآنی جواہر پارے — مرتبہ عبد الحمید خان

قرآن پاک کی اُن آیات و فقرات کا انتخاب جس سے تحریر و تقریر کو پُرزور، مدلّل، مؤثر اور پاکیزہ بنایا جا سکتا ہے اور جو اہلِ ذوق کے لیے شادابیٔ قلب و نظر اور ازدیادِ ایمان و ایقان کا موجب ہے — اردو میں اپنی نوعیت کی واحد کتاب، جس کا انتخاب تمام شعبہ ہائے زندگی پر محیط ہے۔
• اب تک پانچ ایڈیشن چھپ چکے ہیں • قیمت مجلد 2.50 روپے

◄ جہادِ زندگی — مرتبہ عبد الحمید خان

حضرت مولانا مولوی فیروز الدینؒ کے خود نوشت حالاتِ زندگی، جو ایک ایسے صاحبِ عزم اور عالی ہمت انسان کی داستان ہے جس میں گزشتہ نصف صدی کی دینی، سیاسی، معاشرتی اور ادبی سرگرمیوں کی جھلک کے علاوہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک منوّر اور تابناک شاہراہ بھی ملتی ہے • قیمت مجلد ۴.00 روپے

مکمل فہرستِ مطبوعات مفت طلب فرمائیں

فیروز سنز لمیٹڈ
لاہور — راولپنڈی — منگلا
پشاور — حیدر آباد — کراچی

مولانا حافظ حمید اللہ صاحب کیلئے دعائے صحت

حضرت مولانا عبید اللہ انور کے بھائی حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب مدظلہٗ کئی روز سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہو کر میو ہسپتال لاہور کے البرٹ وکٹر وارڈ میں داخل ہیں۔ تمام حضرات سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب کی صحت کے لیے خصوصیت کے ساتھ دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

(مجاہد الحسینی)

بقیہ: قرآن مجید کی شان

پڑھے قیامت کے روز وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ محض ہڈی ہوگا جس پر گوشت نہ ہوگا۔ جو شخص علم کے ذریعے دنیا کمائے اس کی مثال ایسی ہے کہ جوتے کو اپنے رخسار سے صاف کرے۔ اس میں شک نہیں کہ جوتا تو صاف ہو جائے گا لیکن چہرے کو صاف کرنا مشکل ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ جب کلام پاک پڑھنے کے لئے کھولتے تھے تو بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے اور زبان پر ھٰذَا کَلَامُ رَبِّیْ ھٰذَا کَلَامُ رَبِّیْ یعنی یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے کا ورد جاری ہو جاتا۔

اپیل

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رجسٹرڈ ساروکے ضلع گوجرانوالہ بیادگار حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ زیر سرپرستی مولانا عبید اللہ انور جانشین شیخ التفسیرؒ عرصہ پانچ سال سے جاری ہے جس میں قرآن کریم حفظ و ناظرہ کرایا جاتا ہے نیز درس نظامی کی ابتدائی کتب بڑی محنت سے پڑھائی جاتی ہیں۔ اب تک ستر، اسی طلبہ وطالبات قرآن کریم پڑھ چکے ہیں۔ مدرسہ کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ نیز مدرسہ کی جامع مسجد مدنی زیر تعمیر ہے۔ مسجد کا چھت باقی ہے۔ مخیر حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ مسجد مدنی اور مدرسہ کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور صدقہ جاریہ میں حصہ لیں۔ طلبہ سے گذارش ہے کہ وہ شوال میں جلد از جلد داخلہ لے لیں۔ داخلہ محدود ہوتا ہے۔ اس لیے مہتمم مدرسہ سے خط وکتابت کر لیں۔

خط وکتابت و رقوم ارسال کرنے کا پتہ:-
حافظ محمد شفیع جالندھری۔ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم جامع مسجد مدنی چوک بخاری ساروکے تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

5095

اپیل

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکر گڑھ ایک عرصہ سے دین اسلام اور ملت حقہ کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اس کے سرپرست جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم ہیں ادارہ کا حساب باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے اور سالانہ آمد و صرف کا گوشوارہ شائع کیا جاتا ہے لہٰذا مخیر حضرات کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ صدقات واجبہ خیرات اور عطیات سے مدرسہ ہذا کی مالی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ترسیل زر کا پتہ:- ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ
چوک بخاری شکر گڑھ، ضلع سیالکوٹ

(8205)

ضرورت رشتہ

ایک ایف۔ اے ایس۔ وی ٹیچر عمر ۲۸ سال ماہانہ تنخواہ ۲۰۹/- روپے کے لیے ایک پابند صوم وصلوٰۃ پرہیزگار لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

خط وکتابت کے لیے پتہ
پوسٹ ماسٹر چک ۵۶/۵۰ براہ اوکاڑہ کینٹ ضلع ساہیوال

7836

بچوں کا صفحہ

قرآن مجید کی شان

شاہنواز محمد شانؔ مصری شاہ لاہور

شہنشاہ دو عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی کتاب کا متبرک نام "قرآن مجید" ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ قرآن کا معنی ہی یہی ہے یعنی بہت پڑھی جانے والی کتاب۔ دنیا میں موجود تمام کتابوں میں صرف یہی ایک کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف، ایک ایک نقطہ صدیاں گذرنے کے باوجود اپنی جگہ پر موجود ہے اور قیامت تک اس میں کوئی ردّ و بدل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ اس کی ذمّہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھی ہے دنیا میں یہ واحد کتاب ہے جو لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں موجود ہے۔ اس کتاب نے ملکوں اور قوموں کو جہالت سے نکالا، علم سے بہرہ ور کیا۔ اس کتاب نے زبردست دلائل سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ثابت کیا۔ اس کی ادبی خوبیوں کے مطابق آج تک کوئی ادیب، فلسفی، دانشمند اور خدائی کا دعوےٰ کرنے والا ایک سطر بھی بنا کر نہ دکھا سکا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ چیلنج دے رکھا ہے۔ اس کے باوجود آج تک کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ پوری سورت تو کیا ایک سطر بھی لکھ سکے۔ قرآن مجید کا اسلوب بیان نہایت اعلیٰ ہے۔ الفاظ لفظی اور معنوی اعتبار سے بہت بلند اور ادبی عیوب سے بالکل پاک ہیں۔

قرآن مجید کا ایک مترجم "جارج سیل" لکھتا ہے کہ قرآن بے شک عربی زبان کی سب سے بہترین اور مستند کتاب ہے کوئی شخص اس طرح کی لاثانی عبارت تحریر نہیں کر سکتا۔

کونٹ ہنری دی کاسٹری اپنی کتاب "الاسلام" میں لکھتا ہے۔ قرآن کا بے عیب و لاثانی کلام دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔

نامور فرانسیسی فاضل۔ ادوین کلاخل لکھتا ہے کہ قرآن کے احکام انسانی زندگی کے لئے ہر حالت میں بہتر ہیں۔

ریورنڈ میکسویل اپنے لیکچر میں کہتا ہے "قرآن الہامات کا مجموعہ ہے"۔

ایکلی بولف جو کہ جرمن کا نامور فاضل ہے لکھتا ہے۔ قرآن نے صفائی طہارت اور پاکبازی کی ایسی تعلیم دی ہے کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ امراض کے جراثیم سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے وہاں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اس کے برعکس جس گھر میں تلاوت نہیں کی جاتی وہاں تنگی اور بے برکتی آ جاتی ہے اور شیطان گھس آتا ہے۔ بعض لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ خالی گھر وہ ہے جہاں قرآن کی تلاوت نہ ہوتی ہو۔ حضرت عائشہ رضؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ نماز میں قرآن مجید کی تلاوت نماز کے بغیر تلاوت سے افضل ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر کلام پاک پڑھے اسے سو نیکیاں ملیں گی جو بیٹھ کر پڑھے اسے پچاس، جس نے بغیر نماز کے پڑھا اسے پچیس۔ جس نے بلا وضو پڑھا اسے دس اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ صرف پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سنے اُسے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ جو شخص جہاں تلاوت کرتا ہے وہ جگہ برکات سے معمور رہتی ہے۔ کلام الٰہی کو دوسرے کلاموں پر وہی فوقیت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے قرآن پڑھا، حفظ کیا، حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا تو حق تعالےٰ اُسے اور اس کے گھرانے میں سے دس ایسے آدمیوں کو جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہے شفاعت فرما دے گا۔

عبداللہ بن عباس رضؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کے قلب میں "قرآن مجید" کا کوئی بھی حصّہ محفوظ نہ ہو اس کی مثال "ویران گھر" کی سی ہے۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ علم کا سیکھنا عبادت سے افضل ہے۔ ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! اگر تم صبح جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لو تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے۔

ابو موسیٰ اشعری رضؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ قرآن شریف پڑھتے رہا کرو۔ مجھے ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے۔ یعنی اگر آدمی جانور کی حفاظت سے غافل ہو جائے تو وہ رسی چھڑا کر بھاگ جاتا ہے۔ اسی طرح کلام پاک کی حفاظت نہ کی جائے تو وہ بھی یاد نہیں رہے گا۔ حقیقت میں یہ قرآن مجید کا کرشمہ ہے کہ ہمیں کلام اللہ حفظ ہو جاتا ہے ورنہ اس سے تہائی کتاب بھی یاد کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے اس سے بڑھ کر کوئی بڑا گناہ نہیں پایا کہ کوئی شخص قرآن پڑھ کر بھلا دے۔ ایسا شخص قیامت کے دن اللہ کے دربار میں کوڑھی حاضر ہوگا۔ اور جو شخص قرآن مجید دکھاوے کے لئے

(باقی ص ۱ پر)

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

منظور شدہ محکمۂ تعلیم: (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۳۳۲ مورخہ تین مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۶-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء (۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۲۹/۹/۶۶/۷-۲-۹DD مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر ۲ ۳/GM-۵۲۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

بدل اشتراک ہفت روزہ خدام الدین لاہور

پاکستان اور انڈیا میں سالانہ چندہ		۱۱
ششماہی		۶
"		۳
سعودی عرب بذریعہ ہوائی جہاز سالانہ چندہ		۴۲
بحری جہاز		۱۵
ہوائی ڈاک ششماہی		۲۱
بحری		۱۱
انگلینڈ بذریعہ ہوائی ڈاک سالانہ	۴۰	۷۳
بحری	۸۰	۲۲
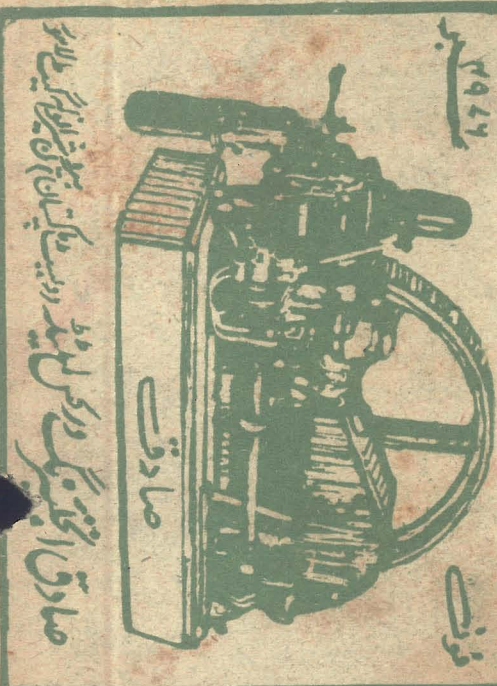
فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔